عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۳۳
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

سقوطِ مشرقی پاکستان کے ذمہ دار بے نقاب

"پھر مغربی پاکستان میں بھی ایک ایلیمنٹ، حکمرانوں کو یہ باور کرا رہا تھا کہ مشرقی پاکستان ان پر بوجھ ہے۔ اس سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے۔ ان میں بعض قادیانی بڑے پیش پیش تھے" —— جنرل (ریٹائرڈ) عمر

"ہمارے پلاننگ کیشن میں جس کے سربراہ ایم ایم احمد بھی رہے —— اس طرزِ فکر (مشرقی پاکستان مغربی پاکستان پر بوجھ ہے) کا خاصا زور تھا۔"

جنرل (ریٹائرڈ) راؤ فرمان علی

- کیا شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے سے اقلیتوں کے حقوق غصب ہوتے ہیں؟
- کیا اس طرح کرنے سے دستورِ پاکستان کی کوئی شق متاثر ہوتی ہے؟
- کیا یہ اضافہ قیامِ پاکستان کے مقاصد سے متصادم ہے؟
- مذہب کے خانے کے اضافے سے ملک و ملت کو کون کون سے فوائد حاصل ہوں گے؟

مسلم و غیر مسلم
دانشور و مشاہیر
ان سوالات کے
جوابات دیتے ہیں

وسطی ایشیا کے مسلمانوں کی
مذہب کے حوالے سے خدمت
ہم پر فرض بھی ہے
اور قرض بھی۔
ہمیں اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنا ہوگی
کیونکہ ....
.... وہ ہمارے منتظر ہیں۔

جنوبی ہندوستان میں
فتنۂ قادیانیت کا تعاقب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کی طرف سے سہ روزہ
ردِ قادیانیت تربیتی کیمپ

لندن میں
ورلڈ اسلامک فورم کا قیام
مولانا زاہد الراشدی کو چیئرمین
اور
مولانا محمد عیسیٰ منصوری کو سیکرٹری جنرل
منتخب کر لیا گیا۔

بابری مسجد

یہ زمین کانپ کے رہ گئی، کسے اس خبر سے قرار ہے
کرے کیسے صبر کوئی یہاں کہ الم زدہ دل زار ہے
وہ ہمارے اوج کی داستان، مٹے عظمتوں کے سبھی نشاں
جو ہیں مسجدیں وہ ہیں نوحہ خواں، کہاں بابری کا منار ہے
جو صنم کدوں میں گھرے ہوئے صدا سربلند کھڑے رہے
وہ بلند برج نہیں رہے، اسی غم سے سینہ فگار ہے
وہ مغل عروج کے دور میں جو ملی تھی چھوٹ ہنود کو
یہ اسی کرم کا صلہ تو ہے جو گلے کا اپنے ہی ہار ہے
نہ نبٹ سکے جو فساد سے نہ ہی ساکھ اپنی بچا سکے
کہو جاکے نرسمہ راؤ سے، یہ وزیری آپ پہ بار ہے
ملے گی پناہ انہیں کدھر، وہ گرا تو بیٹھے خدا کا گھر
کریں انتظارِ جلال رب، کہ دکھی دلوں کی پکار ہے
کبھی ایک ملک رہا ہے کب، ابھی ٹوٹ پھوٹ رہا ہے اب
یہ جو مملکت ہے ہنود کی، بس اب ایک ضرب کی مار ہے
یہ نوید حق ہے جہاد کی، کریں فتح پھر سے اجودھیا
کریں کوچ ہم بھی مبارک اب، کہ عدو ہی اپنا شکار ہے

مبارک بقاءپوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | جمعرات ۲۰ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۴ تا ۲۰ جنوری ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۳۲

اس شمارے میں

۱۔ باری سجدہ (نظم) ____ ۲
۲۔ نعت رسول مقبولؐ ____ ۳
۳۔ اداریہ سقوط مشرقی پاکستان میں قادیانیوں کا کردار ____ ۵
۴۔ مرزا قادیانی کی دوغلی پالیسی ____ ۷
۵۔ اصلاح امت۔ مہمانی اور میزبانی کے آداب ____ ۹
۶۔ مرزا قادیانی اور نبوت ____ ۱۰
۷۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا ایک خط ____ ۱۲
۸۔ پریس کانفرنس۔ وہ ہمارے خطرہیں ____ ۱۴
۹۔ شناختی کارڈ اور دانشوروں کی آراء ____ ۱۹
۱۰۔ جنوبی ہندوستان میں قادیانیوں کا تعاقب ____ ۲۲
۱۱۔ ورلڈ اسلامک فورم کا قیام ____ ۲۳

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

چندہ اندرون ملک
سالانہ ____ ۱۵۰ روپے
ششماہی ____ ۷۵ روپے
سہ ماہی ____ ۴۵ روپے
فی پرچہ ____ ۳ روپے

چندہ بیرون ملک
غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام ”ہفت روزہ ختم نبوت“
الائیڈ بینک نمائش ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۰۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ــ طابع: سید شاہد حسن ــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ــ مقام اشاعت: پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

مولانا آزاد

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

موزوں کلام میں جو ثنائے نبی ہوئی
تو ابتدا سے طبع رواں منتہی ہوئی

ہر بیت میں جو وصف پیغمبر رقم ہوئی
کاشانۂ سخن میں بڑی روشنی ہوئی

ظلمت رہی نہ پرتوِ حسنِ رسولؐ سے
بیکار اے فلک شب مہتاب بھی ہوئی

ساقیٔ سلسبیل کے اوصاف جب پڑھے
محفل تمام مستِ مئے بیخودی ہوئی

تاریک شب میں آپ نے رکھا جہاں قدم
مہتاب نقشِ پا سے وہاں روشنی ہوئی

سالک ہے جو کہ جادۂ عشقِ رسولؐ کا
جنت کی راہ اس کیلئے ہے کھلی ہوئی

آزاد اور فکر جگہ پائے گی کہاں ؟
اُلفت ہے دل میں شاہ زمن کی بھری ہوئی

سقوط مشرق پاکستان میں قادیانیوں کا کردار

۱۶ دسمبر کو پاکستان میں سقوط مشرقی پاکستان کا دن منایا گیا سیمینار منعقد ہوئے اور اخبارات نے خاص ایڈیشن شائع کئے۔ پاکستان میں دن منانے کی ریت بہت پرانی ہے خوشی کا موقع ہو یا غمی کا ہم دن منا کر اس کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ اسی ریت کو نبھاتے ہوئی ہم نے سقوط مشرقی پاکستان کا دن بھی منایا اور ۲۱ سال بعد جو زخم مندمل ہو چکے تھے ان پر نمک پاشی کرکے ان زخموں کو پھر ہرا کر دیا گیا۔

جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے ہمیں اس کی فکر کرنی چاہئے۔ وہ گروہ جس نے سقوط مشرقی پاکستان میں اہم کردار ادا کیا وہی گروہ اب سندھ میں سرگرم عمل ہو چکا ہے اور اس کوشش میں لگا ہوا ہے کہ کسی طرح باقی ماندہ پاکستان کا بھی نام و نشان مٹادے۔ وہ گروہ کونسا ہے! یہ کوئی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ سقوط مشرقی پاکستان پر روزنامہ "نوائے وقت کراچی نے جو خصوصی ایڈیشن شائع کیا ہے اس میں فوجی اور غیر فوجی دانشوروں کے خیالات شائع کئے ہیں ان میں جناب جنرل عمر صاحب بھی ہیں، جنھوں نے سقوط کے مختلف اسباب کا ذکر کرتے ہوئے کہا:۔

"پھر مغربی پاکستان میں بھی ایک ریلیمنٹ حکمرانوں کو یہ باور کرا رہا تھا کہ مشرقی پاکستان ان پر بوجھ ہے اس سے چھٹکارا پالیا جائے ان میں بعض قادیانی بڑے پیش پیش تھے"۔

جنرل عمر صاحب نے صرف اشارہ دیا ہے کہ سقوط مشرقی پاکستان میں بعض قادیانی بڑے شامل تھے انہوں نے ان کا نام نہیں لیا لیکن ان کے خیالات پڑھنے والا یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ کون ہو سکتے ہیں چنانچہ قادیانیوں کے ان بڑوں میں ایک کا نام تو ہمیں "نوائے وقت" کے اسی ایڈیشن سے مل جاتا ہے۔ "نوائے وقت" نے جنرل عبد الحمید کی تصویر شائع کی ہے اور اس کے نیچے یہ کیپشن دیا ہے "جنرل عبد الحمید اقتدار کا سرچشمہ تھے" اس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ قادیانی ہے۔ اقتدار کا سرچشمہ ہونے کا صاف مطلب یہی ہے کہ وہ یحیٰی خان کی موچھ کا بال تھا اقتدار یحیٰی خان کے نہیں بلکہ عبد الحمید کے ہاتھ میں تھا اسی شخص نے یحیٰی خان کو باور کرایا کہ مشرقی پاکستان ہم پر ایک بوجھ ہے اس لئے اس سے جتنی جلدی ہو سکے گلو خلاصی حاصل کر لینی چاہئے۔

شراب انسان کی عقل اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو ختم کر دیتی ہے چونکہ یحیٰی خان شرابی کبابی تھا اس لئے اس سے غلط فیصلے کرانا کوئی مشکل کام نہیں تھا اور وہ فیصلے کرائے گئے جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہو گیا۔ دوسرا بڑا قادیانی جس کا جنرل عمر صاحب نے ذکر نہیں کیا وہ منصوبہ بندی کمیشن کا چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد تھا جس کے قادیانی ہونے میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ چنانچہ اس کا نام جنرل راؤ فرمان علی خان نے لیا ہے۔ ان کا انٹرویو "روزنامہ جسارت" کراچی کے فرائیڈے اسپیشل ۱۸ دسمبر تا ۱۷ دسمبر میں شائع ہوا ہے۔ انٹرویو میں ان سے سوال کیا گیا:۔

سوال... مغربی پاکستان میں ایک گروہ شد ومد سے یہ کہتا تھا کہ مشرقی پاکستان مغربی پاکستان کی اقتصادیات کے لئے بوجھ ہے اور اس بوجھ سے نجات حاصل نہیں کی گئی تو ہمارے خطے کی خوشحالی بھی خلیج بنگال میں غرق ہو جائے گی اور بنگالی ہمیں بھوکا کر کے بھی بھوکا ہی رہے گا۔ اس کی بھوک کا کوئی علاج نہیں ہے؟

جواب... جی ہاں ایسا گروہ یہاں موجود تھا اور ہمارے پلاننگ کمیشن میں جس کے سربراہ ایم ایم احمد بھی رہے (اس وقت مسٹر ایم ایم احمد چیئرمین تھے) اس طرز فکر کا خاصا زور تھا......

مسٹر ایم ایم احمد نے جنرل یحیٰی خان کو اپنی مٹھی میں لیا ہوا تھا وہ اس پر اتنا اعتماد کرتا تھا کہ جب ایک دن کے لئے ایران کے دورے پر گیا تو اپنی جگہ ایم ایم احمد کو قائم مقام صدر بنا کر گیا۔ جس شخص پر یحیٰی خان کو اتنا اعتماد تھا اور ساری منصوبہ بندی اس کے ہاتھ مین تھی تو اس نے ایسے منصوبے بنائے جن سے مشرقی پاکستان میں نہ صرف

احساس محرومی پیدا ہوا بلکہ یہ بات بھی وہاں کے عوام میں پیدا ہو گئی کہ مغربی پاکستان ہمارا استحصال کر رہا ہے یہی وہ حالات تھے جن سے سقوط مشرقی پاکستان کا سانحہ رونما ہوا۔ ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں جہاں سیاست دانوں کی سیاسی اغراض کارفرما تھیں وہاں اہم کردار قادیانیوں نے ادا کیا' اس لئے کیا کہ پاکستان ان کی مرضی کے خلاف قائم ہوا تھا اور ان کے دوسرے پیشوا آنجہانی مرزا محمود نے تقسیم کے خلاف بیان دیا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تقسیم ہو بھی گئی تو یہ عارضی ہوگی اور ہم دوبارہ اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کریں گے۔ اس وقت قادیانیوں کی تمام تر توجہ سندھ کی طرف ہے ہمیں قادیانیوں کے سابقہ رویے کے پیش نظر ان پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔

مولانا محمد اسحاق قادریؒ کا سانحہ ارتحال

شیخ التفسیر حضرت الامام مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد اسحاق قادریؒ انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے ایک نامور عالم دین' مفسر القرآن اور مبلغ اسلام تھے۔ ساری زندگی قال اللہ وقال الرسولؐ کی صدائیں بلند کرتے ہوئے گذاری۔ جامعہ حنفیہ کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا' کئی ایک مساجد میں ہفتہ وار اور یومیہ درس قرآن کی تقریبات منعقد کرتے اور سائیکل پر سوار ہو کر ان تقریبات میں شرکت فرماتے۔ کئی ایک سال سے بیمار چلے آرہے تھے۔ بیماری سے دل ودماغ متاثر تھے۔ بول چال بند تھی۔ علاج معالجہ کے باوجود کچھ افاقہ نہ ہوا۔ گذشتہ کئی روز سے حضرت درخواستی دامت برکاتہم لاہور میں علاج کی غرض سے قیام فرما ہیں۔ مرحوم کے صاحبزادے حضرت درخواستی کو لے گئے۔ حضرت نے کچھ پڑھ کر دم کیا۔ تو وجود میں کچھ حرکت سی پیدا ہوتی۔ لیکن وقت موعود بھی آن پہنچا۔ ۱۳ دسمبر کو روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ناظم اعلیٰ مولانا ظفر اللہ شفیق کے خسر اور مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر کے والد محترم تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ ۱۳ دسمبر کو شالیمار باغ کے بالمقابل گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم نے پڑھائی جبکہ نماز جنازہ سے قبل قاری جمیل الرحمٰن اختر کو مرحوم کا جانشین مقرر کرنے کا اعلان کیا گیا اور حضرت درخواستی' مولانا محمد اجمل خان میاں محمد اجمل قادری' حافظ حسین احمد سینیٹر نے قاری جمیل الرحمٰن کی دستار بندی کرائی۔

اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعزیتی بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت اقدس مولانا خان محمد مد ظلہم' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبد الرحیم اشعر' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک بیان میں حضرت مولانا محمد اسحاق قادریؒ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئی مرحوم کی مغفرت اور ترقی درجات کی دعا کی نیز مولانا ظفر اللہ شفیق سمیت تمام پسماندگان سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ خداوند قدوس مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنماؤں الحاج بلند اختر نظامی' حاجی منظور احمد' قاری زبیر احمد' حافظ عبد الخالق' بدر عالم ایڈووکیٹ' قاری زاہد اقبال' محمد قاسم' خواجہ عزیز الرحمٰن حاجی طارق سعید خان نے بھی مرحوم کے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

عالمی مجلس کراچی کے راہنماؤں کی طرف سے تعزیتی بیان

کراچی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے راہنماؤں حضرت مولانا منظور احمد الحسینی' حضرت مولانا محمد انور فاروقی' حافظ محمد حنیف ندیم اور جناب محمد انور رانا صاحب نے ایک تعزیتی بیان میں کہا کہ حضرت مولانا محمد اسحاق قادری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی اپنے پیرو مرشد حضرت اقدس مولانا لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآن وسنت کی ترویج واشاعت میں صرف کردی۔

انہیں قرآن پاک سے قلبی لگاؤ تھا یہی وجہ ہے کہ وہ خود کو درس قرآن پاک میں مصروف رکھتے تھے۔ اہل حق کے لئے پے درپے صدموں میں سے مولانا محمد اسحاق قادری مرحوم کا سانحہ ارتحال بھی ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ادارہ ختم نبوت ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اپنے قارئین نیز جماعتی احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

مرزا غلام قادیانی کی دوغلی اور متضاد پالیسی

مرزا کی تالیف و تصانیف میں موجود بے شمار تضادات میں سے چند نمونے

دیکھو! اسے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید'
فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○
ولوکان من عند غیر اللہ لوجدوافیہ اختلافا"کثیرا" یعنی یہ کلام سوائے اللہ کے اگر کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت سے اختلاف پاتے۔

ہے مرد سخن ساز بھی دنیا میں عجب چیز
پاؤ گے کسی فن میں بندہ اس کو
موجود سخن گو ہیں جہاں واہیں طبیب آپ
اور بن جاتے ہیں آپ طبیبوں میں سخن گو
دونوں میں سے کوئی نہ ہو تو آپ ہیں سب کچھ
پس بیچ ہیں جس وقت کہ موجود ہوں دونو

مندرجہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سچے اور جھوٹے مدعیان نبوت' و مدعیان الہام کی شناخت کا ایک عظیم الشان معیار بتایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مدعی الہام ہو اور اپنے کلام اور اپنے کلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہو در اصل جھوٹا ہو تو ضروری ہے کہ اس کے اقوال و افعال میں بہت کچھ اختلاف پائے جاتے ہوں۔ چنانچہ اس چودہ سو برس کے عرصہ میں ایسے بہت سے لوگ گذرے ہیں جنہوں نے جھوٹے دعوے کئے اور جھوٹے الہامات سنائے۔ ایسے چند مدعیان نبوت و مدعیان الہامات میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی شامل ہے۔ اگر ہم مرزا کی تصانیف کو دیکھیں اور اس کے اقوال پر ایک سطحی نظر ڈالیں تو بظاہر کس قدر خوش نما اور خوش آئند معلوم ہوتے ہیں لیکن جن لوگوں کو اللہ رب العزت نے نور بصیرت سے نوازا ہے انہوں نے اس مصنوعی سونے کو حق کی کسوٹی پر رکھ کر صدق و کذب میں فرق دکھلایا ہے جس سے وہ نہ صرف خود ہی اس فتنہ سے بچے بلکہ خلق اللہ کو صحیح مذہب و صحیح راستہ دکھا کر عند اللہ ماجور' و عند الناس مشکور ہوئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاہم

مرزا کی تصانیف و تالیفات کا ایک خاص اور اہم پہلو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ وقت اور موقعہ کی مناسبت دیکھ کر نبوت کا دعویٰ کرتا' قلم کو آلہ بنا کر اللہ تعالیٰ کے دین کا اہم ترین فریضہ اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے خلاف وہ بکواسات لکھی کہ خود مرزا ملعون اپنی ایک تحریر میں لکھتا ہے کہ اگر ان سب کو جمع کردیا جائے تو "پچاس الماریاں" بھر جائیں گی۔ یہی مرزا تھا جو فرنگیوں کا غلام تھا اور یہی وجہ ہے کہ مرزا کے کلام میں بہت سا اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ اختلاف بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ اصولی' پس جب اس کی یہ حالت ہے اور قرآن کریم کی کسوٹی ہمارے ہاتھ میں ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مرزا کی تعلیم کو بھی دوسرے مدعیان الہام و رسالت کی طرح کذب نہ کہا جائے اور اگر کوئی شخص مرزا کے قول کے موافق اس کے ساتھ حسن ظن اور نرمی کا سلوک کرتا ہے تو پھر گزشتہ کذابوں کو اس حسن ظن سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے؟

بہرحال اس کا فیصلہ قارئین کریں۔

انعام الرحمٰن حیدر

مرزا صاحب کی متضاد پالیسی کی تصانیف و الہامات کے بے شمار تضادات میں سے چند پہلو پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے ایک تفسیر لکھی تھی جس کا نام تھا "تفسیر القرآن بالقرآن" مرزا صاحب نے اس کی نسبت سے پہلے اپنی رائے پیش کی کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ تفسیر نہایت عمدہ ہے' شیریں بیان ہے وغیرہ وغیرہ اس لئے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس تفسیر میں مرزا صاحب کا مسیح ہونا ثابت کیا تھا بعد میں جب ڈاکٹر صاحب نے مرزا کا ذکر اس میں سے نکال دیا تو تفسیر کی حقارت و قباحت اور بدگوئی شروع کردی۔ اس تفسیر کے متعلق اخبار بدر نے بمورخہ ۷ر جون ۱۹۰۶ء کو لکھا کہ جب ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے مرزا جی کو جھوٹا ثابت کرکے ان کے سلسلہ نبوت کو توڑ دیا۔ تو مرزا نے لکھا کہ "اگر ڈاکٹر عبدالحکیم کا تقویٰ صحیح ہوتا تو وہ تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا کیوں کہ وہ اس کا اہل نہیں ہے اور اس کی تفسیر میں ایک ذرہ روحانیت نہیں اور نہ ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے اور آگے اسی اخبار بدر کے صفحہ نمبر ۳ پر لکھتا ہے کہ میں نے اس کی تفسیر کو کبھی پڑھا ہی نہیں۔"

اگر کبھی پڑھا نہیں تو' تو پہلی یہ رائے کہ نہایت عمدہ ہے' شیریں بیان ہے وغیرہ وغیرہ کیوں کہا؟ اور اگر کبھی نہیں پڑھا تو پچھلی رائے کس طرح قائم کی کہ ڈاکٹر صاحب کی تفسیر میں ایک ذرہ روحانیت نہیں اور نہ ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے۔

(۲) مولوی ثناء اللہ کے متعلق

مرزا دجال نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ میری زندگی میں میرے دو بڑے دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ وفات پائیں گے۔ مگر اخبار میگزین بمورخہ ۲۸ر ۷ ۱۹۰ء اور البشریٰ جلد دوم ص ۲۸ نے یہ ثابت کردیا کہ یہ غلط ہے کیوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی زندگی میں خود مرزا ہی ہلاک ہوگیا۔

(۳) اسی طرح مرزا نے رسالہ اعجاز احمدی ص ۳۷ میں لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ ہرگز قادیان نہیں آئیں گے۔ مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری نے دس جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ کر اس کی اس پیش گوئی کو غلط ثابت کرکے اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا۔

متضاد بیانات کی برائی

مرزا جی کے قول و فعل کی زبانی

(۱) مرزا اپنی کتاب "ست بچن" کے حاشیہ ۲۹ پر لکھتا ہے کہ وہ پرلے درجہ کا جاہل ہو جو اپنے بیان میں متناقض بیان کو جمع کرے اور اس پر اطلاع رکھے۔

(۲) پھر آگے مرزا خود اسی کتاب ست بچن کے حاشیہ صفحہ نمبر ۳۰۔۳۱ پر لکھتا ہے کہ... ظاہر ہے کہ کسی سچے اور عقل مند اور صاف دل انسانوں کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا مگر یہ کہ کوئی پاگل اور مجنون اور ایسا منافق ہو دیکھئے ان دو اصولوں کی رو سے مرزا کے بقول خود کیسے پرلے درجہ کے جاہل' بے عقل' پاگل اور مجنون و منافق ثابت ہوا۔

(الف) مرزا غلام قادیانی سے کسی نے سوال کیا کہ آپ نے

فتح اسلام میں دعویٰ نبوت کیا ہے؟؟

مرزا نے جواب دیا کہ نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۲ اور اسی طرح کتاب توضیح مرام صفحہ ۲۴ اور حمامۃ البشریٰ صفحہ نمبر ۷۹ میں بھی اپنے آپ کو محدث ثابت ہونا ہی درج کیا ہے۔

برخلاف اس کے کہ جب نبی بننے کی ضرورت پڑی تو مذکورہ بالا تحریروں کو بھلا کر لکھتا ہے کہ

(ب) اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کہ کس نام سے اس کو پکارا جائے؟

اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی لغت کی کسی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

اب آپ حضرات خود سوچئے کہ مرزا نے مندرجہ بالا حوالہ (الف) میں محدثیت کا اقرار کیا ہے اور نبوت سے انکار اور حوالہ (ب) میں نبوت کا دعویٰ ہے اور محدثیت سے انکار پس معلوم شد کہ حاجی نیست' مرزا صاحب کے بقول خود آپ نہ محدث ہیں اور نہ نبی۔

دجال کے متعلق مرزا کی تحقیقات

(۱) وہ سب علماء دجال ہیں (جو مرزا صاحب کے خلاف ہیں)' فتح الاسلام ص ۹

(۲) با اقبال قومیں دجال ہیں۔ ازالہ اوہام ص ۴۳۲

(۳) پادری دجال ہیں۔ ازالہ اوہام ص ۲۷۹' ۲۸۰

(۴) ابن صیاد ہی دجال تھا' ازالہ اوہام حاشیہ ص ۱۵۹' ۱۹۱' ۱۹۵' ۱۹۶

اخبار درہ نجف لاہور میں مرزا صاحب کی بدزبانیوں کی ایک فہرست

صوفیا کرام کی نسبت

بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ یہ سب شیاطین الانس ہیں جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے مکفر یا مکذب ہیں وہ تمام اس کامل نعمت مکالمہ الٰہیہ سے بے نصیب ہیں۔

مولوی عبدالحق غزنوی کی نسبت

مرزا صاحب ایک جگہ مولوی عبدالحق غزنوی' مولوی محمد حسین بٹالوی' مولوی احمد اللہ و مولوی ثناء اللہ امرتسری کی نسبت لکھتے ہیں کہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق اور اس کا گروہ علیہم نعال من اللہ الف الف مرہ' نعوذ باللہ

پادریوں کی نسبت

پادریوں کی نسبت سے مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ پادریوں نے شرارت پر کمر باندھی' شوخی سے ناچتے پھرے' ان کے نہایت پلید اور بدذات لوگوں نے گالیاں دی ہیں کہ لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ مقابلہ کے لئے اور سڑے گلے مردے (حضرت مسیحؑ) کا میرے زندہ خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔

مولوی سعد اللہ لودیانوی کی نسبت

مولوی سعد اللہ صاحب جب کفر مرزا کو چھوڑ کر مذہب اسلام میں داخل ہوئے اور دین حق حاصل کرکے عالم بنے اور ان کی فیضان صحبت سے کئی حضرات مذہب اسلام میں داخل ہوئے یہ نہایت متبع سنت تھے ایسی شخصیت اور

> چودہ سو برس کے عرصہ میں ایسے بہت سے لوگ گذرے ہیں جنہوں نے جھوٹے دعوے کئے اور جھوٹے الہامات سنائے۔ ان میں مرزا غلام قادیانی بھی شامل ہے۔ جو فرنگیوں کا غلام تھا۔ جس نے اللہ کے دین کا اہم ترین فریضہ اور پیارے نبیؐ کی پیاری سنت یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے خلاف اپنی بکواسات لکھیں

عام علماء کرام مرزا کی گوہر افشانی دربار عزازیلی میں نہایت استحسان سے پیش کی گئی۔ چنانچہ مولوی سعد اللہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ

بد زبان بد گو و بدذات ہے
اس کی نظم و نثر واہیات ہے

آدمیت سے نہیں اس کو مس
ہے نجاست خوار وہ مثل مگس

سخت بے تہذیب اور منہ زور ہے
منہ پر آنکھیں ہیں مگر دل کور ہے

حق تعالیٰ کا وہ نافرمان ہے
آدمی کا ہے کو ہے شیطان ہے

چیختا ہے وہ بیہودہ مثل حمار
بھونکتا ہے مثل سگ وہ بار بار

مفتر لونڈوں نے کھایا ہے اس کا
بکتے بکتے ہو گیا ہے وہ باؤلا

کچھ نہیں تحقیق پر اس کی نظر
اس کا اک استاد ہے والا گہر

وہ غلط استاد اس کا پیر ہے
اس کی صحبت کی یہ سب تاثیر ہے

جہل میں ابوجہل کا سردار ہے
ابولہب کے گھر کا برخوردار ہے

سخت دل نمرود یا شداد ہے
جانور ہے یا کہ آدم زاد ہے

ہے وہ نابینا یا خفاش ہے
مسخرا ہے منہ پھٹا اوباش ہے

شور و پشتی اس کی ہر اک رگ میں ہے
جس طرح سے زہر مار و سگ میں ہے

ہائے صد افسوس اس کے حال پر
لاکھ لعنت اس کے قیل و قال پر

آدمی تھا بن گیا بندر ذلیل
مل گیا کفار سے وہ بے دلیل

وہ یہودی ہے نصاریٰ کا معین
پادری مردود کا ہے خوشہ چین

مرزائیو سن لو! ان غلط اور جھوٹے اور بے نتیجہ الہاموں کو اگر آپ صحیح مانتے ہیں تو یہ غلط کیوں نکلتے ہیں؟؟ اور اگر غلط مانتے ہیں تو مرزا کو سچا کیوں نہیں سمجھتے ہو؟؟ اور ابن صیاد کی طرح مرزا کو مدعی کاذب کیوں نہیں ٹھہراتے؟؟ ان الہامات کو دل کی آنکھوں سے دیکھو اس میں کچھ شک نہیں کہ یعنی کسی چیز کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کردیتی ہے جو اس کی برائیوں کو دیکھ اور سن نہیں سکتا لیکن سمجھ کا مادہ اور عقل کا نور اللہ رب العزت نے ہر انسان کو عطاء کیا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

مولوی فقیر محمد صاحب کا خادم الحرمین شاہ فہد سے بذریعہ ٹیلیگرام مطالبہ

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ہز مجسٹی شاہ فہد خادم حرمین شریفین سعودی عربیہ سے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ اپیل کی ہے کہ جاپان میں قادیانی مذہب کی تبلیغ روکنے کے لئے جاپانی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ چھپوا کر وہاں بھیجا جائے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ کے لئے سرمایہ فراہم کرنے والی قادیانی کمپنی انٹرنیشنل شیزان کا جوس و دیگر مصنوعات کی سعودی عرب سمیت تمام مسلم ممالک میں تیاری درآمد اور فروخت پر پابندی لگائی جائے۔

مہمانی کے آداب

۱۔ دعوت کو سنت سمجھ کر قبول کرے۔ بعض علماء نے واجب بھی کہا ہے۔

۲۔ فرق نہ کرے امیر اور غریب ضیافت قبول کرنے میں آپ غلام وغیرہ کی بھی ضیافت قبول فرماتے تھے

۳۔ جب دعوت میں حاضر ہو تو جہاں جگہ مل جائے وہاں ہی بیٹھ جائے خصوصی جگہ کا طالب نہ رہے

۵۔ اگر دعوت کرنے والے کا مال حرام یا غصب کا ہو تو ضیافت قبول نہ کرے اور کوئی عذر کر دے۔

۶۔ فاصلے کے دور ہونے کی وجہ سے ضیافت سے انکار نہ کرے۔

۷۔ روزہ دار ہونے کی وجہ سے انکار نہ کرے بلکہ حاضر ہو جائے اور دعا کر کے واپس آ جائے۔

۸۔ اگر نفل روزہ ہے تو میزبان کے خوشی کے لیے افطار بھی کر سکتا ہے۔ اور پھر اس کی دوسرے دنوں میں قضا کر لی جائے۔

۹۔ اگر معلوم ہو کہ وہ ظالم یا فاسق یا شیخی کے لیے دعوت کر رہا ہے تو تب بھی عذر کر دے

۱۰۔ مہمان کے لیے یہ بات بھی جائز نہیں کہ وہ اتنا ٹھہرے کہ میزبان پریشان ہو جائے

۱۱۔ طفیلیہ خود ہی مہمان نہ بنیں بلکہ دوسروں کو بھی مہمان بنائیں

۱۲۔ اگر ضیافت کی وجہ سے کسی حرام یا مکروہ کام میں مشغول ہونا پڑتا ہو۔ مثلاً سونے یا چاندی کے برتن میں کھانا پڑتا ہو تو تب بھی عذر کر دے۔

۱۳۔ مہمان شریعت کے خلاف کام دیکھے تو سمجھائے اور اگر اس کا موقعہ نہ ہو تو وہاں سے چلا آئے۔

۱۴۔ میزبان سے چیزوں کا تقاضہ نہ کریں جو سمجھ میں آئے کھائے اس کو بے جا مشقت میں نہ ڈالے۔

۱۵۔ اگر دعوت میں ناجائز کام ہو رہا ہو مثلاً گانا

۱۶۔ جہاں پر عورتوں کا راستہ ہو وہاں نہ بیٹھے

۱۷۔ جہاں پر کھڑے ہو کر کھانا ہو تو کھڑے ہو کر کھانا نہ کھائے۔ بیٹھ کر انتظام ہو سکتا ہو تو کھالے ورنہ چھوڑ دے۔

۱۸۔ بہت زیادہ تاخیر سے نہ جائے کہ میزبان کو انتظار کرنا پڑے۔

۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سعد بن عبادہؓ کے گھر پر روٹی اور زیتون کو نوش فرمایا تو یہ دعا فرمائی افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ (ترجمہ) تمہارے یہاں روزہ دار روزہ افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کریں۔

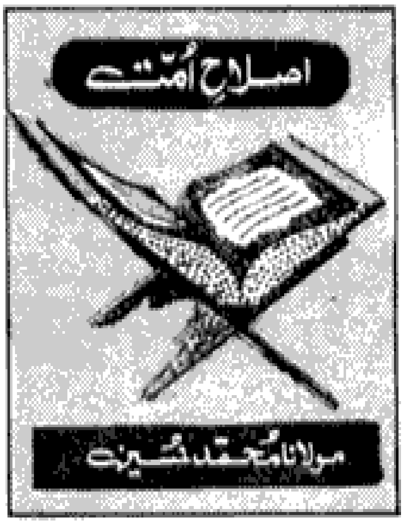

میزبانی کے آداب

۱۔ سب کچھ کر میزبانی کی جائے۔

۲۔ مہمان کا استقبال خوش دلی اور چہرے کی بشاشت کے ساتھ کیا جائے۔ تنگ دلی کا اظہار نہ کریں

۳۔ مہمان کی ضروریات کا پورا خیال رکھا جائے۔

۴۔ میزبان کو چاہیے کہ نیک و متقی لوگوں کو مدعو کرے اور اگر فاسق وغیرہ کو کھانا کھلائے گا تو اب وہ جو فسق و فجور پھیلائیں گے تو وہ اس میں شریک ہو گا۔

۵۔ غریبوں کی بھی ضیافت کرنا چاہیے صرف امیروں

کی جائے پھر اس کی خیریت معلوم کی جائے جیسے کہ قرآن میں بھی آتا ہے

ترجمہ:۔ کیا آپ کو ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت نہیں۔

۷۔ اپنی استطاعت کے اعتبار سے خوب مہمان نوازی کی جائے۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم نے اپنے مہمانوں کے لیے جلدی سے ایک موٹا تازہ بچھڑا بھنوا ہوا لے آئے اپنی ضیافت میں اپنے اعزاء و اقرباء کو بھی بلایا جائے۔

۸۔ آپ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ دستر خوان پر کھانا کھلانے وقت مہمان سے بار بار فرماتے کہ اور کھائیں اور کھائیں۔ جب وہ انکار کرتا تو آپ اصرار کرنے سے رک جاتے۔

۹۔ اگر معلوم ہو کہ مہمان فلاں چیز خوشی سے نوش کرتا ہے تو اگر وہ جائز ہو تو اس کو بھی پیش کرنے کا اہتمام کرے

۱۰۔ مہمان اگر چند دن کے لیے آئے تو اس کو رفع حاجت، غسل خانہ اور انسانی ضرورتوں کی چیزوں کے بارے میں رہنمائی کر دے۔

۱۱۔ مہمانوں کے کھانے پینے کو اپنے لیے رحمت سمجھا جائے کہ وہ ہمارے دستر خوان پر اپنا کھانا کھا رہا ہے اور خدا جس کے گھر میں مہمان کو بھیجتا ہے تو اس کے ساتھ اس کا رزق بھی اتارتا ہے

۱۲۔ جس طرح سے اس کی اور چیزوں کی حفاظت میزبان کے ذمہ ہے تو اسی طرح اس کی عزت و آبرو کی بھی حفاظت کرے۔ جیسے کہ جب حضرت لوط علیہ السلام کے پاس چند مہمان فرشتے آئیں اور قوم نے بدنیتی کے ساتھ ان پر حملہ کرنا چاہا۔ تو حضرت لوط نے فرمایا ان ھؤلاء ضیفی فلا تفضحون واتقوا اللہ ولا تخزون، سورت آیت ۶۸ - ۶۹۔ ترجمہ بیشک یہ میرے مہمان ہیں مجھے

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

مرزا غلام قادیانی اور نبوت

از قلم: علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری سابق سیشن جج بٹھنڈہ

قارئین کرام! ذیل کا مضمون عقلی اور نقلی دلائل سے مزین ہے جو مرزا قادیانی کی زندگی میں شائع ہوا تھا اس لئے اس میں مخاطب خود مرزا قادیانی ہے۔ اس کا جواب مرزا قادیانی نے نہیں دیا اور نہ ہی بعد میں کسی مرزائی کو اس کا جواب دینے کی جرأت ہوئی۔ افسوس ہے کہ اس کتابچہ کی کتابت صحیح بھی نہیں اور صاف بھی نہیں ہم نے حتی الامکان اس کی تصحیح کی کوشش کی ہے پھر بھی غلطیوں کا امکان ہے جس پر ہم مجبور ہیں...... (ادارہ)

میرے ایک دوست نے مجھے یکم رمضان المبارک کو مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء دکھلایا جس میں مرزا قادیانی نے اپنا نبی و رسول و محمد و خاتم الانبیاء ہونے کا اشتہار دیا ہے۔ اس اشتہار میں مرزا قادیانی نے دو باتیں بہت شنیع لکھی ہیں۔

اول یہ کہ جماعت مرزائی میں ایسے لوگ ہیں (ان لوگوں میں ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان بھی شامل ہے جس نے ۱۰ جون کے اخبار میں مرزا قادیانی کا نبی و رسول نہ ہونا پرزور عبارت میں تحریر کیا تھا) جو مرزا قادیانی کے دعویٰ اور دلائل سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی کتابوں کو بھی انہوں نے غور سے نہیں پڑھا۔ اور صحبت میں رہ کر بھی تکمیل نہیں کی۔

دوم یہ کہ نبی اور رسول بننے کا دعویٰ مرزا قادیانی کو مدت مدید سے ہے۔

امر دوم کے ثبوت میں مرزا قادیانی نے براہین کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ ان حوالوں سے اگر مرزا قادیانی کا مدعا اپنی نبوت کی قدامت کا اظہار ہو تو یہ استدلال کچھ کمزور نہیں لیکن اگر اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے سکوت سے ان کی قبولیت و تسلیم کے معنی نکالے جاتے ہیں۔ تو یہ بالکل غلط ہے کیونکہ جب مرزا قادیانی کو خود اقبال ہے کہ ان کے مریدوں نے بھی ان کی کتابوں کو نہیں پڑھا اور ان کے دعویٰ کو نہیں سمجھا تو عام مسلمانوں کا ان کی کسی کتاب کو نہ پڑھنا اور نہ سمجھنا بادلیٰ ثابت ہو گیا۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہے کہ براہین کے مندرجہ الہامات کو پڑھنے والوں نے سکوت کے ساتھ نہیں دیکھا۔ چنانچہ براہین صفحہ ۴۴۵ سے آشکار ہے کہ مولوی غلام علی صاحب و مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری و مولوی عبدالعزیز صاحب امرتسری نے ان ہی دنوں ان کا سخت انکار کر کے ان الہامات کو مجانین کے خیالات بتلایا تھا۔

ناظرین: مرزا قادیانی نے الہامات مندرجہ اشتہار کو مطبوعہ براہین بتلا کر اپنے دعویٰ کی بنیاد کو پانی تک پہنچایا ہے لیکن براہین سے اس مدعا کی تائید نہیں ہوتی مثلاً آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ کو براہین صفحہ ۴۹۸ پر دیکھو۔

(محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی جو کفار کے لئے سخت تھے۔ انہوں نے ہرقل اور پرویز کی سلطنتوں کو فتح کیا تھا اور باہمی رحم ان میں ایسا تھا کہ نزع میں خود پانی نہ پیکر دوسرے کو پلاتے تھے۔ مرزا قادیانی اپنے مریدوں کے باہمی برتاؤ کی شہادت تو شہادۃ القرآن میں دے چکے ہیں۔ اب پبلک کو یہ دیکھنا باقی ہے کہ وہ شدت بر کفار کا کیا نمونہ دکھلاتے ہیں) مرزا قادیانی یوں لکھتا ہے کہ وہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے لئے پیشگوئی ہے اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام پھیل جائے گا اب مرزا قادیانی سے دریافت طلب امر ہے کہ براہین کے مندرجہ بالا بیان پر بھی آپ کو ایمان ہے یا نہیں کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے؟ لیکن اگر خود آپ مسیح ہیں۔ تو جسمانی طور پر سیاست ملکی کی عنان بھی ہاتھ لیجئے گا یا نہیں؟ اگر دونوں باتوں سے انکار ہے تو براہین کا حوالہ آپ کو کیونکر مفید ہو سکتا ہے مثلاً جری اللہ فی حلل الانبیاء کو دیکھو اشتہار میں تو حلل انبیاء کے پہننے سے مراد نبی بن جانا بتلایا ہے اور براہین صفحہ ۵۰۴ پر لکھا ہے کہ امت محمدیہ کے بعض افراد کو حلل انبیاء عطا ہوتا ہے یہ لوگ نبی نہیں ہوتے پر نبیوں کا کام ہدایت و وعظ۔ ان کے سپرد ہوتا ہے۔ براہین میں نبوت سے انکار اور اشتہار میں اقرار نبوت پر اصرار ہے اور ہر دو حالتوں میں تمسک ایک ہی الہام سے ہے۔

تیسری آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر غور کیجئے۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۵ پر اس آیت کے تمسک سے اپنے آپ کو رسول اللہ کا صرف ایک جزو اور اپنی نبوت کو غیر تام بتلایا تھا۔ اور اشتہار میں اسی کی دلیل پر اپنا رسول اور محمد خاتم الانبیاء ہونا تحریر کیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ جب ان کی سابقہ الہامی کتابوں اور حاشیہ اشتہار میں باہمی اس قدر تضاد و تناقض ہے تو مرزا صاحب کو پہلی تصنیفات کے حوالہ جات کی کیونکر جرأت ہوئی ہے۔

اس ضروری تمہید کے بعد میں ناظرین کو اشتہار کے چند مقامات پر خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ ”براہین احمدیہ میں محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم موجود ہے۔ اور اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے۔ اور رسول بھی۔“

”اس الہام کا حوالہ بھی براہین سے دیا گیا ہے۔ میں نے براہین صفحہ ۴۹۵ پر اس الہام کو دیکھا۔ لیکن اس مقام پر صراحتاً تو ذکر کیا کنایۃً مرزا قادیانی نے تحریر نہیں کیا۔ کہ آیت مذکورہ بالا کے الہام میں ان کی ذات سے مراد لی گئی ہے۔ براہین تو کیا اور اس کے بعد متعدد الہامی کتابیں لکھیں اپنی شرف و بندگی کے مضامین سے بیسیوں ورق پر کئے لیکن کسی جگہ بھی نہ فرمایا کہ میرا نام محمد رسول اللہ ہے۔

بلکہ ۵ نومبر کے اشتہار سے پہلے ایسی لمبی خاموشی کے کوئی معنی ہونے چاہئیں۔

اب قابل غور یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو تصویر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اور ظلی و بروزی طور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ الفاظ تصویر ظل اور بروز کے معانی ایک ہی ہیں یا جدا جدا ہیں۔ اور اگر جدا جدا ہیں تو پھر مرزا قادیانی کس لفظ کے اعتبار و معنی سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے؟

تصویر کو رسول کریم کی صورت پاک سے کیا مناسبت ہو سکتی ہے؟ اور شکل انعکاسی کو وجود باوجود کے کمالات کیوں کر مل سکتے ہیں۔ فتح مکہ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے اندر حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کی تصاویر کو دیوار پر بنے ہوئے دیکھا اسی وقت ان تصاویر کو محو کروا دیا۔ اور تصاویر بنانے والا پر لعنت فرمائی اس سے واضح ہے کہ تصویر خواہ کسی نبی یا رسول کی بھی کیوں نہ ہو۔ وہ بہر حال محو کرنے اور ازالہ کے لئے ہے۔

اب رہا ظلی طور پر محمد ہونا تو کیا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے کہ کسی وجود کے سایہ میں بھی وہی کمالات موجود ہوتے ہیں جو شخص میں ہوتے ہیں۔ اگر نہیں تو ظلی ہو کر بھی مرزا قادیانی ہرگز ہرگز محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بن سکتا۔ کسی نے ظل کے تغیر پذیر و زوال گیر ہونے کے متعلق کہا ہے

ع سایہ کی طرح ہم نہ ادھر کے۔ نہ ادھر کے۔

اہل عرب بھی سریع الزوال لاشئ وجود کو ظل زائل سے تشبیہ دیا کرتے ہیں۔ کتب سیر میں کثرت طرق کے ساتھ یہ امر بیان کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر وجود منور کا سایہ نہ تھا شاید اس کی وجہ یہی ہو کہ کسی مدعی کو بطور مجاز بھی یہ کہنے کی جرأت نہ ہو سکے کہ میں ظل محمد ہوں۔ کیونکہ جس چیز کی حقیقت ہی موجود نہیں اس کے لئے مجاز کیونکر استعمال ہو سکتا ہے۔

اب رہا بروزی طور پر مرزا قادیانی کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونا یہ تو بالکل ہی غلط ہے۔ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ غلط ہے۔ مرزا قادیانی نے لفظ بروز استعمال کیا ہے۔ جس کے معنی لوگوں کو بہت کم معلوم ہیں۔ بروز کے معنی ظاہر ہونا باہر نکلنا ہے۔ (منتخب اللغات) اور قرآن مجید میں اس لفظ کا استعمال آیات مندرجہ میں قبور سے مردوں کے نکلنے کے معنیٰ یا اوٹ میں سے نکل کر سامنے آجانے کے معنی میں لیا گیا ہے:۔

(۱) وبرزوا للہ الواحد القہار۔

(۲) وبرزوا للہ جمیعًا۔ سورۃ ابراہیم

(۳) یوم ہم بارزون لا یخفی علی اللہ منہم شیء۔

سامنے آنے کے متعلق:۔

(۱) ولما برزوا لجالوت۔

(۲) قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل۔

(۳) فاذا برزوا من عندک۔

جس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروز اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو جسم چھپ گیا تھا وہی آشکار ہو جائے اور اصل جسم سامنے آجائے پس یہ نہیں ہو سکتا کہ اس لفظ کا اطلاق ایک ایسے غیر شخص پر کیا جائے جو خود ہی شخصیت کے لحاظ سے اپنا غیر ہونا تسلیم کرتا ہو۔ بروز محمدی کے معنیٰ تو صرف یہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے مرقد منور اور راحت گاہ پاک سے اٹھ کھڑے ہیں جس کی بابت ہمارا ایمان ہے کہ ایسا واقعہ نفخ صور کے بعد ہی ہوگا۔ زیادہ تر غور کے قابل یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ظلی و انعکاسی و بروزی طریقوں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن جانے کی فکر میں سیرت صدیقی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور سیرت صدیقی کی کھڑکی سے داخل ہونے والے کو چادر نبوت کا پہنائے جانا تحریر کیا ہے۔

پس ضروری تنقیح یہ ہے کہ چادر نبوت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی کبھی پہنائی گئی یا نہیں۔ اور صدیق امت رضی اللہ عنہ کو بھی ظلی یا انعکاسی یا بروزی طور پر کسی دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کیا گیا یا نہیں کیونکہ جب مشبہ بہ میں کوئی صفت حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک مشبہ کو اس کے ساتھ کوئی بھی وجہ تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ثانی اثنین کا مقام ہے جس سے ان کا ثانی الرسول ہونا نکلتا ہے۔ جہاں قرآن مجید میں اللہ پاک نے بعثت رسول کی روایت فرما کر ان اللہ معنا کہا اور ان کی معیت کا اظہار فرمایا ہے ہم کو دیکھنا چاہیے کہ انہیں مقام پر ہے کا کیا نام رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید نے تو جو لفظ استعمال کیا ہے۔ وہ لصاحبہ ہے۔ اب مرزا قادیانی دیکھیں جب صدیق امت اس مقام پر بھی جس کی توصیف قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر اور خطاب نہیں پا سکے تو پھر کوئی اور شخص یا خود آپ سیرت صدیقی کی کھڑکی سے داخل ہو کر کیونکر چادر نبوت اوڑھ سکتے اور نبی و رسول کہلا یا بن سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی اسی اشتہار کے صفحہ (۱۰) پر لکھتا ہے۔ ”یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار ہا دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجاویں اور بروزی رنگ میں کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا اظہار کریں۔“ اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ بروزی رنگ میں بذات خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو گیا مرزا قادیانی لفظ بروز کو تناسخ کے ہم معنی استعمال کرتا ہے حالانکہ اہل تناسخ کا خود ہی رد اور تکفیر کر چکا ہے۔

مرزا قادیانی سے دریافت طلب امر اس فقرہ کے متعلق یہ ہے کہ کیا آپ سے پیشتر بھی کوئی شخص بروزی رنگ

میں نبوت محمدیہ سے مشرف کیا گیا ہو اگر کوئی شخص ایسا گذرا ہو اور اسے آج تک مسلمان سمجھا جاتا ہو۔ تو اس کا نام پیش کرنا چاہیے۔ اور اگر نہیں تو مرزا قادیانی نے یہ امکان کہاں سے قائم کیا؟ اور جب ہزاروں اشخاص ایسے ہی ہو سکتے ہیں۔ تو اپنا نام محمد خاتم الانبیاء کیوں کر تجویز فرمایا؟ مرزا قادیانی! خدا سے ڈرنا چاہیے کہ اس انداز کلام سے آپ نہ صرف اپنے لیے حصول نبوت کے خواستگار ہیں۔ بلکہ زمانہ مستقبل کے واسطے بھی ہزاروں شوخ دیدہ لوگوں کے لیے جن میں دین و دنیا کی غیرت نہیں ہوتی ادعائے حصول نبوت محمدیہ کا دروازہ کھولتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اسی اشتہار کے صفحہ ۳ پر اپنا نام "نبی" تجویز کر کے لکھا ہے کہ میرا نام محدث نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ تحدیث کے معنی کسی کتاب لغت میں اظہار غیب نہیں۔ مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہیں۔ ناظرین توضیح المرام میں جس کے ٹائیٹل پیج پر بھی الہامی چھپا ہوا ہے۔ مرزا قادیانی یہ لکھ چکا ہے۔ "اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے۔ اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔" مرزا قادیانی ان ہر دو فقرات کو دیکھیے اور بتائیے۔

(۱) ان کو قسم کھانے پر بھی مجبور نہیں کیا جاتا کہ الہامی کتاب میں آپ نے خدا کی طرف سے محدث ہو کر آنا لکھا تھا۔ اور محدث کا ایک معنی سے نبی ہونا۔ اب اشتہار میں آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا نام محدث نہ رکھا جائے۔ اور ایک معنی کی شرط بھی اٹھا کر صرف "نبی" کہا جائے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب پیشتر توضیح کی یہ عبارت بھی پڑھ لیں "محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ گو اس کے لیے نبوت تامہ نہیں۔ تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہوتا ہے" براہ مہربانی بتلائیں کہ اب جو آپ نے نبی و رسول بن کر نبوت محمدیہ کا دعویٰ کیا ہے۔ تو آپ کی پہلی نبوت ناقصہ و نبوت جزئیہ میں کیا کسر تھی۔ اور اب وہ کیونکر پوری ہو گئی دونوں حالتوں کا موازنہ بصراحت دکھلانا چاہیے۔ رہا یہ امر کہ محدث پر غیب ظاہر ہوتا ہے یا نہیں۔ سو توضیح المرام میں آپ نے لکھا ہے کہ "محدث" پر امور غیبیہ ظاہر کیے جاتے ہیں

اب سوال یہ ہے کہ گر اشتہار کی عبارت سچی ہے۔ اور تحدیث کے معنی کسی کتاب لغت میں اظہار غیب نہیں۔ تو آپ نے الہامی کتاب میں یہ معنی کیونکر لکھ دیئے تھے۔ اور اگر الہام نے یہ معنی بتلائے تھے تو اب اس سے انکار کرنے کی کیا ضرورت آپڑی ہے۔

مرزا قادیانی سے یہ بھی التماس ہے کہ براہ مہربانی وہ حدیث شریف۔ سیکون فی امتی ثلثون دجالون کذابون کلهم یزعم انه نبی الله کو بھی شائع کریں اور مسلمانوں کو سمجھاویں کہ یہ تیس دجال کذاب جس میں سے ہر ایک [illegible] آپ کو نبی اللہ گمان کرتا ہوگا۔ امت محمدیہ کے اندر [illegible] آیا ان کا دعویٰ ظلی و بروزی طور پر نبی بننے کا ہوگا یا اور کس طرح اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان فرما دیں۔ کہ جب مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں بھی اقرار شہادتین کر چکا تھا۔ اور تحریروں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی و رسول ہونا تسلیم کرتا تھا۔ صرف اتنی بات تھی کہ اپنے آپ کو بھی رسول کہتا تھا تو پھر اس کو کذاب کہنے کی کیا وجہ تھی۔ اور آپ کے دعوے میں اس سے کیا مغائرت ہے؟ مرزا قادیانی یہ بھی بتلائے کہ اگر آپ بائیس سال سے نبی و رسول ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ مریدان جناب کو اس دعوے کی آج تک خبر نہ ہوئی۔ کیا یہ تفہیم جناب کی کوتاہی ہے یا فہم مریدین کا قصور ہے اور اگر مریدین یہ عرض کریں کہ جب حضرت اقدس خود ہی الہامی کتابوں میں "من نیستم رسول" لکھتے اور اپنے آپ کو محدث بتلاتے رہے۔ تو ہم لوگوں کا کیا قصور ہے۔ تب فرمائیے کہ اس رازداری یعنی معاذ اللہ چیستان گوئی نقاب افگنی سے کیا مدعا تھا؟ کیا انبیاء اللہ میں سے اور کسی نبی نے بھی ایسا کیا ہے کہ ان کے دعویٰ نبوت و رسالت کی خبر ان پر ایمان لانے والوں کو بھی سالہا سال تک نہ ہوئی ہو۔

مرزا قادیانی! آپ اپنی کتاب تبلیغ صفحہ ۷۹، ۸۰ پر ایک نظر ڈال لیں۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ ان کی امت نے لوگوں کو راہ حق سے دور پھینک کر ہلاک کر ڈالا ہے۔ اور خود بغی و عصیان میں گرفتار ہے۔ تو انہوں نے اللہ سے ایک نائب کی درخواست کی جو انہی کی حقیقت و جوہر کا مسیح رشتہ ہو اور بمنزلہ ان ہی کے اعضاء و جوارح کے ہو اللہ نے ان کی دعا کو قبول فرما کر میرے دل میں مسیح کے دل سے پھونکا گیا اور مجھے توجہات و واردات مسیح کا ظرف بنایا گیا ہے حتیٰ کہ میرا نفس و تشمہ اس سے بہرہ ہو گیا اور اب میں وجود مسیح کی مسلک میں اس طرح پرو دیا گیا ہوں کہ ان کا روح میرے نفس کے اندر عیاں ہے اور ان کا وجود میرے اندر پنہاں مسیح کی جانب سے ایک برق کوند کر آئی اور میری روح نے اس سے کامل طور پر ملاقات کی۔ مجھے وجود مسیح کے ساتھ جو الصاق ہوا ہے وہ تخیل سے بڑھ کر ہے گویا میں خود مسیح بن گیا ہوں اور اپنی ہستی سے جدا ہو چکا ہوں میرے آئینہ میں مسیح کا ہی ظہور و تجلی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میرا دل میرا جگر میری عروق میرے اوتار وجود مسیح سے ہی بھرے ہوئے ہیں اور میرا یہ وجود مسیح کے جوہر وجود کا ہی ایک ٹکڑا ہے اور یہ سب میرے رب تبارک و تعالیٰ کا فضل ہے)

اس وحدت وجود پر غور اور فکر و غور کے بعد مرزا صاحب بتلائیں کہ جب آپ بالکل مسیح ہی بن گئے تو پھر آپ کا آیت خاتم النبیین کے بعد نبی و رسول بننا کیونکر ختمیت محمدی کے منافی نہیں۔ کیونکہ آپ مرزا غلام احمد تو رہے نہیں۔ روح اور جسم سے مسیح بن چکے اور اپنی پہلی ہستی سے علیحدہ ہو چکے ہیں نیز قدیم مسلمانوں کے عقیدہ نزول مسیح پر جو خود حضرت اعتراضات آپ نے کیے ہیں۔ وہ کیونکر آپ پر وارد نہیں ہوئے۔ اس کا جواب دینے سے پیشتر یہ یاد رکھنا ہوگا۔ کہ آپ گوشت پوست سے بالکل مسیح ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیں کہ ایک دفعہ مسیح بن جانے کے بعد پھر جزوی طور پر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کب اور کیونکر بنائے گئے اور اگر یہ صحیح ہے کہ الہام براہین میں آپ کو محمد رسول اللہ بنایا گیا تھا۔ تو پھر اس کے بعد مسیح بنائے جانے میں جو منقصت ہوئی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سید الانبیاء ہونا امید ہے کہ اب تک مرزا قادیانی تسلیم کرتا ہوگا۔ اور اگر آپ مسیح پہلے بنائے گئے اور محمد خاتم الانبیاء بعد تو الہام براہین کے کیا معنی ہیں؟ نیز یہ واقعہ کب ہوا؟ اور یہ وحدت

وجودِ مسیحی سے آپ کو جدا کر کے وحدت وجود محمدی کا درجہ و شرف کب عطا ہوا؟

تبلیغ: کے بعد ازالہ اوہام کو لیجئے۔ آپ نے کہا ہے کہ آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میری شان میں ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جمالی و جلالی صفات کی رو سے محمد ہے اور احمد سے مراد صرف جمالی شخص ہے (جو خود مرزا قادیانی ہیں)

مرزا صاحب بتلائیں کہ ازالہ اوہام لکھتے وقت آپ نے ایک آیت کے تمسک سے آپ سے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر بنایا تھا۔ اور غیر ہونے کی وجوہات بھی خود ہی تحریر کئے تھے تو اب آپ خود ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر ہو گئے۔ براہ مہربانی بتلائیے کہ آیت مبشرا برسول سے آپ کا تمسک کرنا غلط تھا؟ یا آیت محمد رسول اللہ سے استدلال غلط ہے اور چونکہ ازالہ بھی الہامی کتاب ہے اس لئے کونسا الہام غلط ہے اور منشا غلطی کیا ہے؟

ناظرین! مرزا قادیانی کو جواب باصواب پر غور کرنے کے لئے چھوڑ کر مرزا قادیانی کے رنگ آمیز دعاوی کی بہار دیکھیں۔ پہلے آپ مجدد بنے۔ اور پھر براہین کے چند مقامات پر حضرت مسیح کے دوبارہ نزول اور سیاست ملکی کو تسلیم کر کے خود ان کی پہلی زندگی کا نمونہ بننا تجویز و پسند فرمایا۔ پھر توضیح وغیرہ (وفات مسیح کا دعویٰ باندھ کر) ان کے مثیل و جانشین بنے۔ پھر مسیح کو اپنے ممبر پر قدم رکھنے سے ڈانٹ پلانے لگے۔ پھر (تبلیغ) خود مسیح کا وجود دکھلائے۔ کبھی حضرت فاروق کی نظیر پیش کر کے محدث کہلائے اور کبھی لا مہدی الا عیسیٰ کی وضعی حدیث کے تمسک سے مہدی و عیسیٰ (ازالہ) دونوں خود ہی بنے۔ کبھی ملہموں پر فضیلت جتلانے کے لئے خلیفہ وقت و امام زمان کہلائے (رسالہ ضرورۃ الامام) کبھی حضرت سلمان فارسیؓ والی حدیث (ازالہ) (دجال) کا شرف حاصل کرنے کے لئے فارسی النسل ہونے کا اظہار کیا۔ اور کبھی اپنے آپ کو خاندان شاہی میں بتلانے کے لئے ثمرقندی الاصل ہونا بتلایا کبھی اپنی زمینداری کو رعایا مطابق پیشگوئی بنانے کے لئے حدیث حارث حراث کا مصداق خود کو ٹھہرایا۔ کبھی اپنی رسالت کے ثبوت میں آیت ومبشرا برسول کو پیش کر کے احمد بن گئے۔ اب اشتہار ہذا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ ہے۔ فارسی النسل بننے کی جگہ خاندان سیادت سے تعلق کا اظہار کیا ہے۔ سو ایک وادی سیادت تھی۔ محدث کے کمالات کو دل سے محو اور عمر فاروقؓ کی نظیر کو چھوڑ کر اب سیرت صدیقی کا تذکرہ ہے۔ یہ جملہ مراتب اور جمیع مناصب الہامی کتابوں میں درج ہیں۔ اور مریدان خوش فہم کے لئے مصداق ہے

ہرچہ پیدا شود از دور پندارم توئی۔

ہر ایک پیشگوئی کے مورد خاص اور مصداق جمیع مرزا قادیانی ہی بنا ہوا ہے۔

مرزا قادیانی اشتہار میں کہتا ہے کہ میں صاحب شریعت نہیں (مرزا قادیانی کی اپنی کلام پر وہی تردید ہے۔ جو قرآن پاک کو براہین سے تمسک ہے۔ جو مسلمانوں کو قرآن سے فرقہ کا نام بھی احمدی رکھ لیا ہے۔ حالانکہ الہام براہین صفحہ ۵۲۲ میں محمدی رہنے کی ہدایت ہوئی تھی کیا یہ سب امور صاحب شریعت ہونے کی تمہید نہیں) اور یہ بھی لکھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات مع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مجھے دیئے گئے ہیں۔ دریافت طلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی صاحب شریعت ہیں یا نہیں؟ اور اگر ہیں تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ مرزا قادیانی کو نبوت تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ملی۔ اور مع ذالک صاحب شریعت ہونے کا افتخار حاصل نہ ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز اس راز کو مخفی رکھنے میں کوئی مصلحت حائل ہے۔ آخر ایک ایسا دن آئے گا جب آپ صاحب شریعت ہونے کا بھی صاف لفظوں میں اقرار کر کے اس غلطی کو بھی بیچارے مریدوں کے سر تھوپیں گے۔ اور جس طرح آپ نے آج "من نیستم رسول" کے معنی "من رسول ہستم" بتلائے ہیں۔ اسی طرح آگے چل کر ان الفاظ منفیہ کو بھی مثبتہ فرما دیں گے۔ اور اس وقت بتلایا جاوے گا کہ مسیح نے باوجود اتباع شریعت موسویؑ تورات کے چند احکام منسوخ کر دیئے تھے اسی طرح مجھ کو بھی زیادہ اتباع شریعت محمدیؐ ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی تصنیفات کو غور سے دیکھنے والے پر مخفی نہیں رہ سکتا۔ کہ انہوں نے صاحب شریعت نہ ہونے پر بھی کس قدر ترمیم و اصلاح شریعت محمدیہ کی (بزعم خود) کر دی ہے۔ سب سے زیادہ ضروری حصہ اسلام میں عقائد کا ہے اور اس میں بہت کچھ خلاف پایا جاتا ہے مسلمان اپنے بچوں کو صفت ایمان مجمل ان الفاظ میں یاد کرایا کرتے ہیں۔

آمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت۔ مرزا قادیانی بھی اس جملہ پر اپنا ایمان ہونا تحریر فرما چکے ہیں۔ لیکن جو کچھ انہوں نے ہر ایک نمبر پر شریعت محمدیہ سے عدول کیا ہے اسے مختصراً ظاہر کیا جاتا ہے۔

اللہ پاک کی نسبت

شرع محمدیہ نے ہم کو بتلایا ہے کہ خدا ایک ہے۔ کسی کا باپ ہونے یا فرزند بننے سے پاک ہے۔ نہ وہ جسم ہے اور نہ وہ کسی جسم میں تشکل لیتا ہے وہ اپنی ذات وصفات میں یگانہ ہے۔ اللہ کو ثالث ثلثہ کہنے والے ملعون ہیں۔ روح القدس مسیح جملہ ملائک اور انبیاء سب اس کے بندے ہیں۔ اب مرزا قادیانی کے الہامات و تحریرات کو دیکھئے:۔

موعود اور الہامی فرزند کا خطاب ان الفاظ میں درج فرماتے ہیں۔

فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء (گویا خود خدا آسمان سے اتر آیا) یہاں آپ نے خدا کا جسم انسانی میں متشکل ہونا مان لیا ہے پھر مسیح کے نزول من السماء پر تو آپ کو سو اعتراض ہیں۔ اللہ پاک کے نزول من السماء پر اور وہ بھی اس کو اپنا فرزند بنا کر ایک اعتراض بھی نہیں۔ اپنے اقتدار سے کن کہنے اور زمین و آسمان کے پیدا کرنے کا ذکر آئینہ کمالات میں ہے پھر ایک اور الہام یہ ہے کہ "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں" مرزا قادیانی کے مذہب میں اس کو لم یلد ولم یولد کا ترجمہ کہنا چاہئے۔ ایک اور الہام یہ ہے "تو میرے ساتھ ایسا ہے جیسے میری توحید و تفرید" یہاں مرزا قادیانی نے اپنا درجہ صفات

ربانی کا اقرار دیا اور انسان فانی ہو کر ازلی و ابدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ توضیح المرام میں تثلیث پاک کا مذہب نکالا اور روحانی طور پر مسیح کا اور اپنا ابن اللہ ہونا صحیح بتلایا۔ ایک اور الہام مرزا قادیانی کا ہے۔ انت بمنزلتی ولدی.....

ملائکہ کے متعلق

شرع نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ نورانی جسم والے اللہ کی مخلوق ہیں۔ وہ گروہ در گروہ ہیں۔ کسی گروہ کا کام تسبیح و تقدیس ہے۔ کوئی ہوا پر موکل ہے۔ کوئی پانی پر کوئی رزق رسانی پر کوئی قبض ارواح پر۔ کوئی سوال مقبور پر کوئی نفخ صور پر وہ مومنین کی شیاطین سے حفاظت کرتے ہیں اور انبیاء اللہ کی نصرت کے لئے بارہا زمین پر اترتے ہیں۔ اور وہ اہل ایمان کے لئے دعائے مغفرت و توفیق طاعت میں مشغول رہتے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام انبیاء اللہ کے پاس وحی پاک لایا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے۔ چند غزوات میں مسلح ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و خدمت کے لئے آئے تھے۔ عزرائیل علیہ السلام قبض ارواح پر مامور ہیں۔ بہت سے فرشتے جو نیک بندوں اور بدکاروں کی جان نکالنے پر جدا جدا مامور ہیں۔ ان کے ماتحت ہیں۔ مرزا قادیانی کو دیکھئے، وہ کہتا ہے کہ ملائکہ نام ہے ستاروں کی ارواح کا یہ روحیں ایک قدم بھی اپنے ہیڈ کوارٹر سے آگے پیچھے نہیں ہوتیں۔ آفتاب کی روح کا نام جبرئیل ہے وہ بھی کبھی زمین پر نہیں آیا جبرئیلی نور ہر ایک پر پڑتا ہے۔ نبی پر بھی اور فاسق پر بھی۔ اس رنڈی پر بھی جو شراب پیئے یار کو بغل میں لئے پڑی ہو۔ فرق صرف اس قدر ہے۔ جتنا چھوٹے بڑے آئینہ کا عزرائیل زمین پر نہیں آتے۔ اور اکیلا فرشتہ اتنی بڑی دنیا میں خصوصاً بیماری اور جنگ کے ایام میں یہ خدمت کیوں کر سکتا ہے۔

کتابوں کی نسبت

شرع محمدیہ نے ہمکو سکھلایا ہے کہ جملہ کتابوں پر ایمان لانا چاہئے توریت۔ زبور۔ انجیل کو نور ہدایت سمجھنا چاہئے۔ اور قرآن پاک کو ان سب کا مہیمن اور قول فیصل تسلیم کرنا چاہئے۔ مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ توراۃ میں جو قصہ حضرت ایلیاہ کے مجسم العنصری رفع الی السماء کا ہے۔ اس سے انکار کرتے ہیں اور انجیل میں حضرت مسیح نے جن صاف اور صریح اور نہایت واضح الفاظ میں اپنے دوبارہ قبل از قیامت تشریف لانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس سے روگرداں ہیں قرآن مجید جب حضرت مسیح کے قتل و صلب کی نفی کرتا ہے تو مرزا قادیانی پر زور الفاظ میں ان کا صلیب پر لٹکائے جانا بیان کرتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ آیات قرآنیہ میں جن الفاظ کو اپنے مطلب کے خلاف پاتے ہیں ان کو حذف کر کے از سر نو نظم قرآنی قائم کرتے ہیں جس کی نظیر ازالہ میں آیت اور ترقی فی السماء موجود ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی نسبت

شرع محمدیہ نے ہمکو بتلایا ہے کہ جملہ انبیاء صداقت اور تبلیغ میں مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ سب پر یکساں ایمان لانا ہم پر فرض ہے۔ ایک نبی کی تکذیب یا توہین جملہ انبیاء کی تکذیب اور توہین ہے۔ انبیاء کے پاس وحی الٰہی پاک فرشتوں کی حفاظت کے ساتھ بھیجی جاتی ہے۔ جس میں کبھی شیطان دخل نہیں کر سکتا۔ اور نہ انبیاء کو وحی ربانی کے متعلق کوئی غلط فہمی یا شک پیدا ہو سکتا ہے۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ، محمد رسول صلی اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ علیہم اولوا العزم رسول ہیں۔ اور ان کو خاص فضیلتیں حاصل ہیں۔ محمد رسول آخری نبی اور رسول ہیں۔ قیامت تک آپ کے بعد نہ کوئی نبی بنایا جاوے گا۔ اور نہ رسول۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرار رسالت اور نصرت کا میثاق جملہ انبیاء سے لیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی تعلیم و تفہیم یہ ہے۔ انبیاء کی جماعت کثیر نے جھوٹی پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔ انبیاء نے دھوکہ کھا کر شیطانی الہام کو ربانی وحی بھی سمجھ لیا ہے۔ شیطانی کلمہ کا دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کے بعض الفاظ کے معانی و حقیقت معلوم نہ ہوئی ہو۔ دیکھو ازالہ (۶۲۸، ۶۲۹، ۶۹۱) مسیح کا مکاشفہ صاف نہ تھا۔ حضرت مسیح ہدایت و توحید و دینی کام میں ناکامیاب رہے۔ مسیح کے معجزات اعجوبہ نمائی تھے۔ میں ان کو مکروہ و قابل نفرت سمجھتا ہوں۔ (ازالہ صفحہ ۳۰۱، ۳۰۹، ۶۹۰)

کیا اس تعلیم سے انبیاء و رسل کی عصمت و معجزات و معرفت و کمالات کی عظمت وہی قائم رہ سکتی ہے جس کا قائم رکھنا شریعت محمدیہ نے فرض بتلایا ہے؟

بعث بعد الموت کے متعلق

اللہ پاک نے قرآن مجید میں حضرت خلیل الرحمٰن کا قصہ بیان فرمایا ہے جس میں چند زندہ پرندوں کو ذبح کرنے ان کے گوشت پہاڑیوں پر پھینک دینے اور پھر حضرت خلیل الرحمٰن کی آواز پر پرندوں کا زندہ ہونا مذکور ہے۔ اور بتلایا گیا ہے کہ مردوں کا زندہ کیا جانا اس طرح پر ہوگا۔ پھر ایک بزرگوار کا دوسرا قصہ بیان فرمایا ہے جنہوں نے ایک پرانی بستی کے خرابہ کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ لوگ کیوں کر زندہ کئے جائیں گے۔ اللہ پاک نے ان کی سواری کو اور ان کو موت دی۔ اور سو سال کے بعد پہلے ان کو زندہ کیا۔ پھر ان کی آنکھوں کے سامنے حمار کے گرد و غبار کو گوشت و پوست سے مبدل فرمایا۔ انہوں نے ہڈیوں پر گوشت کو چڑھتے اور مٹی سے جسم حیوانی کو بنتے اور مردہ کو زندہ ہوتے بھی دیکھا۔ اور پھر یہ بھی دکھایا گیا۔ کہ طعام ذرا بھی نہ بگڑا تھا۔ اس میں دونوں باتیں دکھلائی گئی ہیں۔ کہ خدا اس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اور اس طرح اپنی حفاظت سے جسے چاہے بچا لیتا ہے۔ مرزا قادیانی کو دونوں قصوں کی حقیقت سے انکار ہے۔ حضرت خلیل الرحمٰن کے قصہ کو گوبر اور دہی آمیزش سے پرند پیدا ہو جانے کی ترکیب پر محمول کرتے ہیں اور دوسرے قصہ کو ایک خواب سے بڑھ کر نہیں مانتے۔

رہی احوال برزخ اور عذاب و نعم قبر کی احادیث

ان کا فیصلہ مرزا صاحب اس طرح کرتے ہیں کہ موت کے بعد ہی انسانی روح جنت یا دوزخ میں چلی جاتی ہے۔ اب اگر ان سے جنت یا دوزخ کی حقیقت پوچھئے تو اور ہی گل کھلاتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو موازنہ کرنا چاہئے کہ کیا یہی وہ معتقد ہیں۔ جو

شریعت محمدیہ نے تعلیم کئے ہیں۔ اور کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خود بدولت صاحب شریعت بھی ہیں۔

عقائد کے بعد عبادات و معاملات میں بعض ایسی ہی مثالیں مل سکتی ہیں اور معترضین نے پیش کی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی شرع محمدی سے دیدہ و دانستہ تخلف کرتے ہیں میں اس لئے ان کا ذکر نہیں کرتا۔ کہ ان سے ذاتیات پر حملہ کرنے کا شبہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک قابل غور صرف یہ ہے کہ اگر مرزا قادیانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بن گئے ہیں۔ تو پھر صاحب شریعت کیوں نہیں۔ شاید انہوں نے سوچا ہو۔ کہ میں صاحب شریعت ہونے سے انکار کر کے بہت سی ملامتوں اور اعتراضوں سے بچ سکوں گا۔ لیکن یہ خیال نہ کیا۔ جب وہ نبوت محمدیہ کو لے کر بروز فرماتے ہیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ سخت منقصت کا باعث ہے کہ کسی زمانہ میں حضور کی نبوت بلا شریعت بھی پائی جائے۔ یہ مقام تو بہت ہی غور کے قابل تھا اسی اشتہار میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو محمد ثانی بھی کہا ہے۔ اور اسی اشتہار میں کمال اتحاد کی وجہ سے نفی غیریت بھی کی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اول اور ثانی کا اطلاق غیریت جتلانے کے لئے کیا جایا کرتا ہے یا غیریت کی نفی کرنے کو؟ مرزا قادیانی نے من تو شدم تو من شدی کہہ کر کمال اتحاد کا ثبوت دیا ہے۔ اول تو جب تک من کہنے والا اپنے آپ کو من اور مخاطب کو تو کہنے کی حالت میں ہے۔ اس وقت تک کیوں کر سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ من اور تو کی تقیدات سے نکل گیا ہے۔ دوم مرزا قادیانی کو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن جانے میں وہ شرف ہو سکتا ہے، جو ذرہ ناچیز کو آفتاب جہاں تاب بننے میں مگر سید الانبیاء و فخر رسل کو مرزا غلام احمد قادیانی بننے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے؟

مرزا قادیانی کی تصنیفات دیکھنے سے جو تجربہ مجھے حاصل ہوا ہے اس پر بھروسہ کر کے میں کہہ سکتا ہوں کہ محمد ثانی آپ اس لئے بنے ہیں کہ نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول آپ کے پیش نظر ہے چنانچہ پہلے مرزا قادیانی مثیل مسیح بنے تھے۔ مگر پھر مسیح سے مکاشفہ کو مکرر جتلایا اور ان کے معجزات کو اپنے لئے ننگ و عار سمجھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جزوی فضیلت کثرت براہین و دلائل میں آپ اپنے لئے تجویز کر ہی چکے ہیں۔

اب میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ جن پیش گوئیوں کی بنیاد پر مرزا قادیانی نے اپنا غیب اور غیب دانی کی بنا پر نبوت و رسالت کا اظہار کیا ہے۔ وہ کیا حالت رکھتی ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی پیش گوئیوں کی تعداد دو سو سے زیادہ تحریر کی ہے جن کی تفصیل نامعلوم مخفی ہے۔

نوٹ:- یہ ابتدائی بات ہے بعد میں دس لاکھ نشانات کا اعلان کیا (تذکرۃ الشہادتین)

کل اسلامی دنیا کی نگاہ ایک صرف ایک ہی پیشگوئی پر ہے۔ جس کا تعلق مرزا قادیانی کی ذات خاص سے ہے۔ محمدی بیگم سے متعلق الہامی الفاظ جو مرزا قادیانی پر نازل ہوئے ہیں۔ وہ انا زوجناکہا ہیں زوجناکہا ماضی کا صیغہ ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ اللہ پاک کے حکم سے تزویج ہو چکی ہے۔ اگر یہ ارشاد ربانی ہے تو تعجب ہوتا ہے کہ تدابیر انسانی اسے کیونکر ملیامیٹ کر سکیں۔ پر وہ عفیفہ دس بارہ سال اپنے جائز شوہر کے گھر میں آباد و شاد ہے۔

مرزا قادیانی! میں خیال کرتا ہوں کہ اس پیشگوئی کا حوالہ آپ کے دل دردمند کو دکھانا بھی ہے۔ مگر آپ فرمائیں کہ میری غرض نہ گستاخی ہے۔ نہ آپ کو صدمہ پہنچانا۔ بلکہ صرف اس پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے بذات خود جناب والا کو قلبی و شغف اور روحی و جانی تعلق ہے۔ اسی ایک الہام پر آپ کے اظہار غیب کی قابلیت اور اس قابلیت کی بنیاد پر صداقت دعویٰ رسالت و نبوت کا بہت کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس بارہ میں میری التماس یہ ہے کہ مرزا قادیانی ایک مستقل رسالہ تحریر فرمائیں جس میں ناکامی یا دیر کے وجوہ اور دلائل مفصل درج ہوں اس کتاب میں یہ بھی درج کیا جاوے کہ اصل الہام میں باکرہ یا ثیبہ کا لفظ کیوں ہے کیا الہام کنندہ کو یہ تو خبر ہوگی کہ اس مستورہ نے آپ کی زوجہ تو ضرور بننا ہے۔ مگر یہ اطلاع کیوں نہ ہوئی کہ اس کا پہلا نکاح ہوگا یا پچھلا۔

صورت سوال یہ ہے حرف یا شک کے موقعہ پر بولا جایا کرتا ہے۔ اگر یہ الہام عالم الغیب کی جانب سے ہے۔ تو اسے شک کیوں ہوا۔ اور جب الہام اظہار غیب کے لئے آپ پر نازل ہوا ہے تو تشکیکیہ جملہ سے حتمی طور پر اظہار غیب کیونکر متصور ہو سکتا ہے۔ مرزا قادیانی سے یہ بھی التماس ہے کہ جو مرید تکمیل یافتہ ہیں۔ ان کے نام شائع کر دیں تاکہ ناقصین کو مخالفین کے ساتھ تو بحث نہ رہے اور مسلمانوں کو لازم ہے۔ کہ جن کے پاس مرزا قادیانی کی عطیہ سند نہ ہو اسے ہمیشہ ناقص ہی سمجھتے رہیں۔

مریدان مرزا صاحب! التماس ہے کہ کوشش فرما کر داغ ناواقفیت کو مٹائیں۔ ورنہ رسول پاک سے ایسا استغنا۔ ایسی لاپرواہی۔ تو کفران نعمت۔ بلکہ کفر حقیقت ہے۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این-۹۱- صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۵۵۷۳۰

Aalami Majlise
Tahaffuze Khatme Nubuwwat
Jama Masjid Bab-e-Rehmat Trust Old Numaish, M.A. Jinnah Road Karachi 3 Pakistan
Phone: (021) 711671

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کراچی
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ پاکستان فون ۷۱۱۶۷۱

• Head Office
Hazuri Bagh Road
Multan, Pakistan
Phones: (061) 40978-43208-73341

• Lahore
Opp. Shah Mohammad Ghus
Out Side Delhi Gate Lahore Pakistan
Phone: (042) 53433

• Islamabad
1151/G-6/1-3 Islamabad Pakistan
Phone: (051) 829186

• Overseas Office
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
Phone: 01-737-8199

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم و محترم! زید مجدکم..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وسطی ایشیا کا علاقہ کسی زمانے میں اسلامی علوم وفنون کا مرکز رہا ہے' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ' امام ابوحفص کبیر' امام ابواللیث سمرقندی' اور امام ابو منصور ماتریدی اسی سرزمین سے اٹھے' جن کے علمی فیضان سے پورا عالم اسلام مستفید ہوا۔ لیکن ان مسلم ریاستوں پر روس کے ظالمانہ وجابرانہ تسلط نے عالم اسلام کے ان مایہ ناز خطوں کو بنجر بنا کر رکھ دیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان ریاستوں کے حالات کا جائزہ لینے' اور یہاں کے مسلمانوں کی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ مفتی اعظم پاکستان جناب مولانا محمد رفیع عثمانی' جناب مولانا جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی' جناب مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' جناب مولانا احمد خان' جناب مولانا محمد جمیل خان' جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور جناب مولانا مسعود اظہر (رئیس حرکۃ المجاہدین) اور راقم الحروف پر مشتمل ایک وفد نے تاشقند اور سمرقند و بخارا کا دورہ کیا' وہاں کے اہل علم اور ذمہ دار حضرات سے ملاقاتیں کیں' اور ان علاقوں میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے عمل کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا' وفد کی سفارشات پر چند اہم اقدامات کا فیصلہ کیا گیا۔ ان میں سے ایک اہم ترین اقدام یہ کہ وہاں قرآن کریم کے نسخے وافر مقدار میں بھیجے جائیں تاکہ وہاں کے کروڑوں مسلمانوں میں سے ہر فرد تک قرآن کریم پہنچ سکے۔

بحمد اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اشاعت قرآن کریم کی بابرکت' باسعادت اور لذیذ خدمت توکلاً علی اللہ اپنے ناتواں کندھوں پر اٹھائی ہے' فی الحال دس لاکھ نسخوں کی اشاعت کا منصوبہ ہے۔ جس کی طباعت کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں' ایک نسخہ کا ہدیہ پندرہ روپے پاکستانی ہے۔ مجلس نے اس سعادت میں مسلمان بھائیوں کو شریک کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پانچ قسم کی رسیدیں شائع کی ہیں

۱۔ ایک ہزار نسخہ	۱۵۰۰۰
۲۔ پانچ سو نسخہ	۷۵۰۰
۳۔ ایک سو نسخہ	۱۵۰۰
۴۔ پچاس نسخے	۷۵۰
۵۔ دس نسخے	۱۵۰

تمام مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ اس سعادت و برکت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لگانے کی کوشش کریں اپنے احباب اور حلقہ تعارف میں بھی اس کے لئے تحریک کریں۔ مسلمانوں کے ایک فرد کو بھی اس سعادت سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت عظیم کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

۱۴ تا ۲۰ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ مطابق ۸ تا ۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء

کالم

وہ ہمارے منتظر ہیں

خطہ ارض پر موجود وہ علاقہ جہاں سمرقند و بخارا واقع ہیں اور جسے آج کی جغرافیائی لکیروں کی اصطلاح میں وسطی ایشیاء کہا جاتا ہے عوام الناس کو شاید اس کی خبر نہ ہو کہ آج ہم جس اسلام پر قائم اور جس کے مختلف پہلوؤں پر ٹوٹا پھوٹا عمل کر رہے ہیں وہ صدیوں قبل گزر جانے والے انہیں لوگوں کی محنت کا مرہون منت ہے جن کا تعلق وسطی ایشیا کے خطے سے تھا۔

آج پر آسائش درسگاہوں میں ہم جو بخاری پڑھتے ہیں اس کا "بخاری" اسی خطے سے تعلق رکھتا تھا اور آج بھی وہیں آسودہ خاک ہے آج ہم جو ترمذی ہر قسم کی سہولیات کے ساتھ اپنے اداروں میں پڑھ رہے ہیں اس کا "صاحب" یعنی امام ترمذی بھی وہیں کا باشندہ تھا۔ اور دار الافتاؤں میں مفتیان شرع متین کے فتوؤں کی بنیاد اور درس نظامی میں فقہ حنفی کی سب سے جامع اور معتبر کتاب "ہدایہ" کا صاحب ہدایہ جس نے ہدایہ کو سو جلدوں سے قلمبند کیا تھا وہ صاحب ہدایہ بھی اسی خطے کا فرد تھا۔ اور کون اس سے انکاری ہے کہ آج برصغیر ہند و پاک میں علم کے جو خزائن جتنی بھی مقدار میں تقسیم ہو رہے ہیں یہ کسی زمانے میں وسطی ایشیاء سے ہی آئے تھے۔

لیکن.....

لیکن..... آج صورت حال یہ ہے کہ ازبکستان کے شہر بخارا میں امام بخاری تو مدفون ہیں لیکن وہاں صحیح بخاری نہیں ہے کہ کوئی اس سے فیضیاب ہو سکے۔

آج وہاں امام ترمذی تو مدفون ہیں مگر جامع الترمذی نہیں کہ کوئی اس سے مستفید ہو سکے۔ آج وہاں صاحب ہدایہ تو مدفون ہیں لیکن ہدایہ نہیں ہے کہ کوئی اسے کھول کر فقہ سے مستفید ہو سکے۔

محترم قارئین کرام آپ سے بالعموم اور اے دینی مدارس میں ہدایہ پڑھنے والے طلباء اور پڑھانے والے اساتذہ! آپ سے بالخصوص کہوں گا..... کہ اب جب ہدایہ کی ابتداء میں مصنف کے حالات بیان کیا کرو تو یہ ستم بھی اس میں بیان کیا کرو کہ ہم اور تمام مسلمانوں پر ہدایہ لکھ کر احسان عظیم کرنے والا صاحب ہدایہ آج ازبکستان میں اس حالت میں مدفون ہے کہ کمیونسٹ غنڈوں نے اس کی مرقد اور مزار کو زمین سے ہموار کر دیا ہے' اور جس ٹکڑہ زمین پر وہ قبر موجود ہے وہ ایک یہودی کی ملکیت میں ہے۔

خلاصہ یہ کہ وہ وسطی ایشیا جہاں سے علوم و عرفان کے خزائن دنیا بھر میں تقسیم ہوئے وہ آج علمی اور مذہبی لحاظ سے تاریخ کے بدترین بحران سے دوچار ہے۔

وہاں کے مسلمان سے پوچھو کہ تم مسلمان ہو تو وہ کہتا ہے کہ ہاں! لیکن جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تم اسلام کے بارے میں کیا جانتے ہو تو وہ کہتا ہے کہ میں اسلام کے بارے میں صرف اور صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور بس..... آج اسی وسطی ایشیاء کی ایک سڑک پر ایک عورت منی اسکرٹ پہنے اور بلاؤز زیب تن کئے ہوئے ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑے جا رہی ہے جب پاکستان کا ایک صحافی اس سے سوال کرتا ہے "یو آر مسلم"؟ تو وہ جواب میں شراب کا ایک لمبا گھونٹ بھر کر بڑی عاجزی سے کہتی ہے "الحمد للہ آئی ایم مسلم" آج اسی وسطی ایشیا میں مسلمان تو ہیں مگر اسلام نہیں.....

وہ منتظر ہیں کہ کوئی آئے اور ہمیں ہمارے مذہب کے بارے میں بتائے۔ آج اسی وسطی ایشیا کا ایک معمر عالم دین روتے ہوئی بتاتا ہے "جب میں بچہ تھا میرے والد مجھے باہر دروازے پر

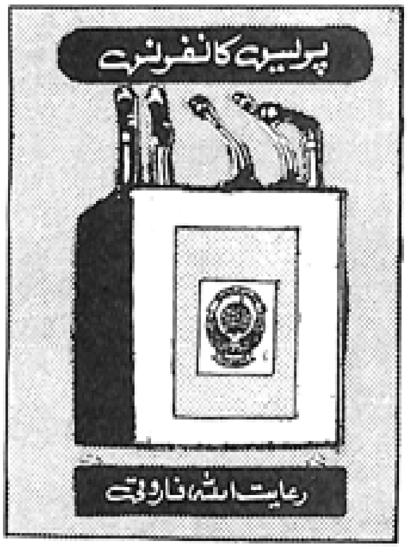

کھڑا کر دیتے اور کہتے بیٹا جب کوئی آئے تو تم زور سے کھانسنا اور میری والدہ سے کہتے کہ تم چائی بناؤ اور سب سے اندر والے کمرے میں دروازہ کھول دیتے اور اس کھولنے سے دروازے اور دیوار کے درمیان جو معمولی سا خلا بن جاتا اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور جب بھی کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹ آتے تو نماز توڑ دیتے اور کہتے ہم تو چائے پینے کی تیاری کر رہے تھے"۔ اسی وسطی ایشیا میں قال اللہ و قال الرسول کہنے والے بیس ہزار علماء کو ایک دن میں سائبیریا کے سرد جہنم میں جھونک دیا گیا۔ اسی وسطی ایشیا کی مسجدیں اصطبل بنادی گئیں۔ اسی وسطی ایشیا کے دینی مدارس "بار کلب" اور "نائٹ کلب" بنا دیئے گئے اور قارئین کلیجہ تھام کر تصور کی آنکھ سے یہ منظر دیکھئے کہ آزادی کے بعد ایک بیٹا اپنے مرحوم باپ کی وصیت کے مطابق اپنے گھر کی ایک دیوار توڑ کر وہ قرآن مجید نکالتا ہے جو اس کے والد نے ستر سال قبل کمیونسٹ انقلاب کے موقع پر استعماری ایجنٹوں سے چھپانے کے لئے دیوار میں چن دیا تھا اور اسی وسطی ایشیا میں ہر وہ کتاب اور ورق جلا دیا گیا جس پر ایک دفعہ بھی لفظ "اللہ" یا لفظ "محمد" لکھا ہوتا۔

یہ سب کچھ کس نے کیا؟..... یہ اس نظام نے کیا جسے کمیونزم کہا جاتا ہے اور یہ سب کچھ اس کے ان پیروکاروں نے کیا جن کے ایک سربراہ خروشیف نے چالیس سال قبل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے بڑے متکبرانہ انداز میں کہا تھا "ہمارے خلاباز چاند پر سے ہو کر آگئے وہ بہت اوپر تک گئے مگر ان کو خدا کہیں نظر نہیں آیا"۔

آج جب وہی وسطی ایشیا آزاد ہوا ہے' استعمار کو شکست ہو گئی ہے تو ان ریاستوں کے دروازے دنیا پر کھل گئے ہیں سب ان سے داخل ہو رہے ہیں' وہ لوگ بھی جا رہے ہیں جن کے پیش نظر صرف روپیہ اور پیسہ ہے جو ان ریاستوں سے دنیاوی فوائد کے حصول کے لئے سرگرم ہیں۔

وہ لوگ بھی جا رہے ہیں جو اس سستے یورپ میں عیاشی کے خواب دیکھ رہے ہیں وہ لوگ بھی جا رہے ہیں جو وہاں کے نیوٹرل لوگوں کو عیسائیت کی طرف راغب کرنا چاہتے ہیں۔

وہ لوگ بھی جا رہے ہیں جو وہاں قادیانیت کی تبلیغ کر کے اپنے لئے افرادی قوت کے اضافے اور کسی ریاست کو اپنی مملکت بنانے کے تانے بانے بن رہے ہیں۔

اور بہت سی اسلامی تنظیمیں بھی الحمد للہ اسلام کی تعلیم کا پروگرام لے کر وہاں گئی ہوئی ہیں ان جماعتوں میں سے ایک "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" بھی ہے جس کا ایک وفد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر' حضرت مولانا جسٹس تقی عثمانی' حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی' مولانا جمیل خان اور محترم عبد الرحمن یعقوب باوا' مولانا مسعود اظہر وغیرہم پر مشتمل نومبر ۹۲ء میں ازبکستان پہنچا اور وہاں کے حالات کا مشاہدہ اور مطالعہ کرنے کے بعد طے کیا کہ ازبکستان کو پہلے مرحلے میں ذیل کے امور میں تعاون کی شدید ترین ضرورت ہے۔

- گھر گھر قرآن مجید کی فراہمی۔
- دینی مدارس و مکاتب قرآنیہ کا قیام
- ازبک طلباء کے لئے پاکستان میں دینی تعلیم کا انتظام

باقی صہ ۲۷ پر

رُوئے زمین پر
انسان کا استقبال
انسان نے سب سے پہلا قدم جب رُوئے زمین پر رکھا تو درختوں نے لہلہا کر، نباتات نے
جھوم کر اور برگ و گل نے مسکرا کر انسان کا پُرجوش استقبال کیا۔
انسان نے چین محسوس کیا، وہ آغوشِ فطرت میں آچکا تھا۔ درخت اس کی غذا کا سامان
بنے اور نباتات اور گل و برگ اس کے درد کا درماں بنے۔ قدرتِ فیاض نے
رُوئے زمین کے چپے چپے پر نباتات پیدا کر دیے ہیں اور انسان کی غذا اور دوا کا اہتمام کر دیا ہے۔
سائنس کی عظمتوں اور ٹکنالوجی کی رفعتوں نے بھی آخر کار انسانِ ارض کو آغوشِ فطرت
میں جانے کے لیے آج بے چین کر دیا ہے۔
ہاں، انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ حتی الامکان دائرۂ فطرت سے باہر نہ جائے اور
نباتات سے اپنے علاج معالجے کا سامان کرے۔ ہمدرد نباتات کے عالمی میدان میں
گزشتہ کم از کم پچاس سال سے مصروف ہے اور دنیا کے ہر انسان کو ہمدرد نے دعوت دی ہے
کہ وہ آغوشِ نباتات میں آئے۔ آج دنیا نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔
ہمدرد فطری علاج کا حامی ہے۔ آج کی دنیا فطری علاج کی خواہاں ہے۔
ہمدرد کی نباتی پیش رفتوں میں ایک نہایت موثر پیش رفت
ہمدرد
جوشینا
مدینۃ الحکمۃ
تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
Hamdard
BALM
نزلہ، زکام۔ جوشینا سے آرام
ہمدرد
Adarts-JOS 1/92

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے پر

مسلم و غیرمسلم دانشوروں کی آراء

جو لوگ اس وقت اس کے خلاف مظاہرے کررہے ہیں وہ ایک طے شدہ مسئلے کو ابھار رہے ہیں

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کو بعض لوگوں نے متنازعہ بنادیا حالانکہ یہ مسئلہ تمام مسلمانوں کا متفق علیہ ہے۔ اس مسئلہ پر ہمارا دانشور طبقہ کیا رائے رکھتا ہے ہم اسے ذیل میں پیش کررہے ہیں.... (ادارہ)

کیا قومی شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اضافہ نے اقلیتوں کو دوسرے' تیسرے درجے کا شہری بنادیا ہے یا یہ کچھ لوگوں کے احساس کمتری کا شاخسانہ ہے' جو اقلیتوں کے مذہبی جذبات کی آڑ میں کوئی نیا کھیل کھیلنے کے درپے ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس مہم کے پیچھے اپوزیشن کا سرپرستانہ ہاتھ ہے۔۔ جو اسلامی جمہوری اتحاد کی منتخب قیادت کو گرانے کے لئے ہر حربہ روا قرار دے رہی ہے.... اور سیکولر قیادت کا راستہ ہموار کرنے کے لئے ہر حد سے گزرنے پر آمادہ ہوگئی ہے۔

پاکستان میں شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اضافہ کا مطالبہ بہت پرانا ہے۔ ۷۳ء کے دستور میں' جب پہلی مرتبہ شناختی کارڈ کو لازم قرار دیا گیا' اس وقت بھی بہت سے لوگوں نے یہ تجویز پیش کی تھی مگر برسراقتدار طبقہ نے اسے درخور اعتنا نہ سمجھا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے۔۔ شناختی کارڈ کا اجراء مغربی ملکوں کی تقلید اور طرز پر ہوا' ورنہ پاکستان ایسے ملک کو یہ "سفید ہاتھی" پالنے کی ضرورت نہ تھی اور یہ رقم' شرح خواندگی میں اضافہ پر خرچ کی جاسکتی ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں میں ابھی تک شناختی کارڈ کی سکیم رائج نہیں۔ حتیٰ کہ برطانیہ میں بھی' جس کی تقلید ہمارے ہاں بہت ضروری سمجھی جاتی ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ پاکستان کے پاس ابھی اتنے وسائل نہیں کہ تمام لوگوں کو شناختی کارڈ جاری کرسکے۔ اب یہ طرفہ تماشا ہے کہ قانون کے مطابق ۱۸ سال کے ہر آدمی کے پاس شناختی کارڈ ہونا چاہئے بصورت دیگر وہ آدمی سزا یا جرمانہ کا مستوجب ہے۔ ادھر ماہرین کا کہنا ہے کہ تمام باشندوں کو شناختی کارڈ مہیا کرنے کے لئے ابھی ۲۵ برس درکار ہیں اور یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ دنیا میں سویڈن واحد ملک ہے' جہاں تمام لوگوں کو شناخت نامہ ملا ہے۔

۷۴ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا گیا.... اور دستور میں ترمیم کردی گئی اور یوں مسلمانوں کے دیرینہ مطالبہ کو تسلیم کرلیا گیا تو شناخت نامہ میں مذہبی خانہ کے اضافہ کی مہم اور زور پکڑ گئی۔ قادیانیوں نے ایوان کے متفقہ فیصلہ کو قبول کرنے سے انکار کردیا اور خود کو مسلمان کہلوانے کی روش پر قائم رہے۔ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت جو مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ پلیٹ فارم ہے' نے پیپلزپارٹی کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو

> **پاکستان میں شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اضافہ کا مطالبہ بہت پرانا ہے۔ ۷۳ء کے دستور میں جب پہلی مرتبہ شناختی کارڈ کو لازم قرار دیا گیا اس وقت بھی بہت سے لوگوں نے یہ تجویز پیش کی تھی مگر برسراقتدار طبقہ نے اسے درخور اعتنا سمجھا**

صورت حال سے آگاہ کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا مفتی محمود مرحوم اور جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی نے بھٹو مرحوم سے ملاقات کی۔ بھٹو کا کہنا تھا کہ کچھ ہی عرصہ پہلے تو شناختی کارڈ کا اجراء ہوا ہے اور کثیر رقم خرچ ہوچکی ہے۔ یوں اب نئے کارڈوں کا اجراء ممکن نہیں۔ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کا کہنا ہے کہ انہوں نے یہ مطالبہ صدر ضیاء الحق سے کیا' جنہوں نے اصولی طور پر اتفاق کا اظہار کیا۔ مگر فوری عمل درآمد سے معذوری کا اظہار کیا۔ البتہ انہوں نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کردیا۔ اب صورت یہ تھی کہ پاسپورٹ شناختی کارڈ کی بنیاد پر جاری ہوتا تھا اور شناختی کارڈ میں مذہب کی صراحت نہیں کی گئی تھی۔ یوں غیرمسلم اور قادیانی عرب ممالک میں جانے کے لئے مذہب کے خانہ میں "اسلام" لکھوا لیتے اور کئی کمزور عقیدہ مسلمان' مغربی جرمنی اور دوسری ملکوں میں جانے کے لئے خود کو قادیانی ظاہر کرتے۔ برسراقتدار طبقہ کو کئی یہ شواہد پیش کئے گئے کہ شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اندراج نہ ہونے کے سبب ہزاروں لوگ ارتداد کے مرتکب ہورہے ہیں... اور یہ کہ برسراقتدار طبقہ اس ارتداد کا ذمہ دار ہے۔

سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو اور بے نظیر بھٹو کے عہد اقتدار میں شناختی کارڈ کمپیوٹر سسٹم پر بنانے کی تجویز آئی تو مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی نمائندہ مرکزی مجلس تحفظ نبوت' نے یہ مطالبہ دہرایا۔ ذرائع بتاتے ہیں کہ اس وقت کے ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ نے شناختی کارڈ کے مجوزہ خاکہ میں مذہب کا خانہ رکھا' مگر یہ خاکہ وفاقی کابینہ میں نہ جاسکا کہ برسراقتدار پارٹی کو قبل از وقت اقتدار سے الگ ہونا پڑا اور یہ معاملہ التوا میں پڑ گیا۔

نواز شریف نے اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ کی حیثیت میں اقتدار سنبھالا تو علماء نے پھر یہ مطالبہ پیش کردیا' کیونکہ شناختی کارڈوں کو ازسرنو کمپیوٹر پر لانے کا مرحلہ تھا۔ مختلف مکاتب فکر کے ہزاروں افراد نے صدر' وزیراعظم' وزیر داخلہ' وزیر مذہبی امور اور ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن کو خطوط ارسال کئے۔ ۲۱ مئی کو امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے صدر مملکت اور ۱۸

رمئی کو مولانا سمیع الحق نے وزیر اعظم کو تحریری درخواست دی۔ ۱۷ر مئی کو ملک کی متعدد شخصیات نے قومی کنونشن اسلام آباد میں یہ مطالبہ دہرایا۔ ۱۹ر مئی کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا تو وزیر اعظم نے شناختی کارڈوں کا اجرا روک دیا اور مذہب کے خانہ کے اضافہ کی ہدایت کی۔ ذرائع بتاتے ہیں کہ بغیر مذہب کے شناختی کارڈوں کا اجرا ابھی ہوتا رہا۔ جناب اقبال احمد نے ایوان میں استفسار کیا تو جواب ملا کہ صوبائی حکومتوں کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ صوبوں نے مذہبی خانہ کے حق میں رپورٹیں بھیج دیں، تو وفاقی وزارت مذہبی امور نے ۱۷ر مئی ۱۹۹۳ء کو خصوصی پیغام تحریری نمبر ۹۳ A.D.I کے ذریعے شناختی کارڈ میں ترمیم کے حق میں رپورٹ دے دی۔ بعد ازاں وزارت خزانہ اور وزارت قانون نے نوٹیفکیشن کی سمری نواز شریف کو بھجوادی۔ اسی دوران میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں "بلیو بک" بھی سرکاری عہدیداروں تک پہنچ گئی۔ یوں وزیر اعظم کے موقف میں بتدریج تبدیلی پیدا ہوتی گئی۔

جوں ہی شناختی کارڈ میں ترمیم کا اصولی فیصلہ ہوا، مختلف اقلیتوں کی اکثریت نے کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا کہ علمی اور فنی نقطہ نظر سے اس اندراج پر کسی کو اعتراض نہ ہو سکتا تھا۔ پاکستان میں جداگانہ طریق انتخاب رائج ہے اور گزشتہ انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے لئے شناختی کارڈ کی پابندی لازم قرار دی گئی تھی۔ اب اگر شناختی کارڈ میں ووٹر کے مذہب کا اندراج ہوتا ہے تو منصفانہ انتخابات میں یہ بہت مددگار ہو سکتا ہے۔ ۱۹۷۳ء کے دستور کے تحت، جب شناختی کارڈ کو شہریوں کے لئے لازم قرار دیا گیا تو یہ پہلو بھی پیش نظر تھا کہ یوں انتخابات کے منصفانہ انعقاد میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعد میں پیپلز پارٹی کی حکومت نہ تو تمام ووٹروں کو شناختی کارڈ جاری کر سکی... اور نہ ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں ووٹروں کے لئے شناختی کارڈ کو لازم قرار دیا۔

سابق جسٹس گل محمد خاں کے خیالات

یہ فیصلہ، دستور کے مقاصد کو پورا کرتا ہے
تمام مسلم ممالک کو اس کی پیروی کرنی چاہئے

یہ ایک مستحسن قدم ہے کہ حکومت نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کردیا ہے۔ یہ اقدام نہ صرف نہایت عاقلانہ ہے بلکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے عین مطابق بھی ہے۔ کچھ آزاد خیال لوگوں نے اخبارات میں اس اقدام کو ہدف تنقید بنایا ہے، جو افسوس ناک بات ہے۔ اسی طرح بعض اقلیتی راہنماؤں نے بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں، ان خدشات کا تجزیہ بہت ضروری ہے جو مختلف حلقوں کی طرف سے ظاہر کئے جارہے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت کا یہ فیصلہ پاکستان کے مستقبل کے لئے خطرناک مضمرات کا حامل ہے اور مذہبی بنیادوں پر تفرق کا باعث بنے گا۔ انسانی حقوق کمیشن کے ایک ترجمان نے کہا ہے، پاکستان کے شناختی کارڈ کو قومی شناخت کا ذریعہ بننا چاہئے، نہ کہ مذہبی شناخت کا اور یہ کہ اگر لوگوں کو ان کے مذہبی عقائد کی بناء پر تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا تو پھر تقسیم کا یہ عمل رکے گا نہیں۔ بلکہ فرقہ وارانہ مسائل نئے سرے سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور یہ پنڈورا باکس کھل جائے گا۔ اقلیتوں میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ وہ دوسرے یا تیسرے درجے کے شہری ہیں۔ اور یہ احساس کمتری ملک کی سالمیت کے لئے بے حد خطرناک ہوگا"۔ کچھ سیاسی لیڈروں نے بھی اس طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ مخالفین کو اپنے موقف کے حق میں کوئی دلیل نہیں مل رہی۔ لیکن اعتراضات یوں داغے جارہے ہیں جیسے حکومت سے بہت بڑی سیاسی غلطی سرزد ہوگئی ہے۔ وہ ایک بہت بڑے گناہ کی مرتکب ہوگئی ہے۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اجراء خوش آئند اقدام ہے اس سے مردم شماری میں بڑی ہی مدد ملے گی۔ کیونکہ مسیحی عوام پاکستان میں سب سے بڑی اقلیت میں ہیں جس کی آج تک صحیح مردم شماری نہیں ہو سکی۔

واقعہ یہ ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کا اضافہ جمہوریت اور انسانی حقوق کی راہ میں پیش رفت ہے۔ دستور کے آرٹیکل ۲۱ کے تحت کسی فرد سے ایسے مذہب کے لئے ٹیکس نہیں لیا جائے گا جو اسے ناپسند ہو اور نہ ہی ایسا ٹیکس لیا جائے گا جس کی آمدنی سے ایسے مذہب کی تبلیغ مقصود ہو جو اس کا اپنا مذہب نہ ہو۔ اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا ذکر ہوگا تو مذہبی تشخص کے تعین کرنے میں بہت آسانی رہے گی اور مذکورہ فرد اگر اقلیت کا ہوگا تو اس سے کوئی ٹیکس وصول نہ کیا جائے گا کیا یہ اقلیت کے فرد کے حق میں بات نہیں؟

اسی طرح مذہبی کالم شہریوں کے ان حقوق کے حصول کے لئے مددگار ہوگا، جن کا ذکر دستور کے آرٹیکل ۲۰ میں کیا گیا ہے۔ اس آرٹیکل کے تحت قانون، امن عامہ اور اخلاق حدود کے اندر ہر شخص کو کسی بھی مذہب پر کاربند ہونے اور اس کی ترویج کا حق حاصل ہوگا۔ اسی طرح ہر مذہبی فرقے کو اپنی عبادت گاہیں بنانے اور ان کی حفاظت کا حق ہوگا۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج اس امر کا حتمی ثبوت ہوگا۔

ایک جمہوری ریاست میں شناخت کا حق، کسی شہری کا سب سے اہم حق ہوتا ہے۔ دستور کے ارٹیکل ۵۱ (۱) کے تحت قومی اسمبلی میں ۲۰۷ مسلم نشستیں ہوں گی۔ اس آرٹیکل کی شق (۴) کے تحت قومی اسمبلی میں اقلیتوں کی ۱۰ نشستیں ہوں گی اور یہ نشستیں جداگانہ طرز انتخاب کے ذریعے پر ہوں گی۔ اب جداگانہ طرز انتخاب میں الیکشن کے منصفانہ انعقاد کے لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے سے زیادہ مفید شے کیا ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ جداگانہ طرز انتخاب اقلیتوں کے لئے ایک بہت قیمتی حق ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے جداگانہ طریقہ انتخاب کے لئے بہت جدوجہد کی تھی، بہت قربانیاں دی تھیں اور اقلیتوں کو یہ حق بہت آسانی سے دے دیا گیا ہے۔ کیا یہ فخر کی بات ہے یا شرمندگی کی کہ آدمی کا مذہب اس کے شناختی کارڈ میں لکھا ہوا ہو اور وہ ان تمام حقوق کے لئے چارہ جوئی کرسکتا ہو، جو دستور میں اسے دیئے گئے ہیں۔ میں یہ بات بالکل نہیں سمجھ سکا کہ شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کے اضافے سے کوئی آدمی دوسرے یا تیسرے درجے کا شہری قرار پاسکتا ہے۔ کیا مذہب کسی آدمی کے لئے ندامت کی بات ہے۔ بہرحال اگر کوئی آدمی اپنے مذہب پر شرمندگی محسوس کرتا ہے، تو دعا ہی کی جاسکتی ہے کہ خدا اس پر رحم فرمائے۔

سب کو معلوم ہے کہ اب پاسپورٹ، صرف شناختی کارڈ کی بناء پر جاری کئے جاتے ہیں۔ یہی پاسپورٹ مکہ مکرمہ حج پر جانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ سورہ التوبہ آیت نمبر ۲۸ میں کہا گیا ہے۔

"اے ایمان والو! بت پرست ناپاک ہیں۔ اس سال کے ختم ہونے کے بعد ان کو مسجد حرام کے پاس نہ جانے دینا۔ اگر تمہیں غربت کا خطرہ ہے، تو اللہ اگر چاہے گا تو اپنی کرم نوازی سے تمہیں مالا مال کردے گا"۔

اس حکم کی تعمیل میں مکہ کے قریب ایک چیک پوسٹ بنائی گئی ہے۔ جہاں سعودی اتھارٹیز خیال رکھتی ہے کہ کوئی غیر مسلم اس مقدس شہر میں داخل نہ ہونے پائے۔ اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج نہ ہوگا تو یہ عین ممکن ہے کہ غیر مسلمان، مسلمانوں کے سے نام رکھ کر پاسپورٹ بنوالیں اور اس ارض مقدس میں داخل ہونے میں کامیاب ہوجائیں۔ اس لئے تمام مسلمان ممالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے شناختی کارڈ بنائیں جن میں مذہب کا اندراج ہو تاکہ اس خدائی حکم کی خلاف ورزی نہ ہوسکے۔

مولانا فضل الرحمان سیکریٹری جنرل
جمعیت علمائے اسلام

۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین میں اقلیتوں کے جداگانہ

تشخص اور ان کے حقوق وحدود کا تعین واضح طور پر کردیا گیا تھا۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے مطالبے کا مقصد قادیانیوں کی شناخت واضح کرنا ہے۔ اس سے صرف قادیانیوں کو تشویش ہونی چاہئے۔ کسی دوسری غیر مسلم اقلیت کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔

جو لوگ اس وقت اس کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں وہ ایک طے شدہ مسئلے کو ابھار رہے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ عوام کو سڑکوں پر لایا جائے۔ اور اگر ایسا ہوا تو اس فیصلہ کی مخالفت کرنے والے اپنے گھروں میں چھپ کر بھی پناہ حاصل نہ کرسکیں گے۔

ڈاکٹر اسرار احمد:

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے پر احتجاج درحقیقت اس کشمکش کی علامت ہے جو پاکستان میں اسلامی نظام حیات اور سیکولرازم کے حامیوں کے مابین جاری ہے۔ اس معرکے کے علامتی آغاز کا بہانہ ایک ایسی بات کو بنایا گیا ہے جس میں درحقیقت اعتراض کی کوئی بات نہیں کیونکہ ہر شخص کو اپنے مذہب سے اتنا تعلق تو ضرور ہونا چاہئے کہ اس کے اظہار میں اسے کوئی ہچکی موجود نہ ہو۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام سے انحراف کے ساتھ اگر یہاں سیکولرازم رائج کرنے کی کوشش کی گئی تو اندیشہ ہے کہ یہ ملک بھی سوویت یونین کی طرح بکھر جائے گا۔

جاوید احمد غامدی

مذہب انسان کی سب سے بڑی شناخت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو اپنے عقیدے کے بارے میں بتاتے ہوئے شرمانا نہیں چاہئے۔ ہر مسلمان اور غیر مسلم کے لئے اس کا مذہب' اگر وہ اس پر ایمان رکھتا ہے تو باعث شرف ہے۔ یوں شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج ان لوگوں کے لئے باعث شرف ہے۔ اور یہ بالکل صحیح اقدام ہے۔ بہرحال اگر یہ کام معاشرے کو صحیح خطوط پر استوار کرنے کے بعد ہوتا تو زیادہ بہتر تھا لیکن اب اگر یہ ہوگیا تو میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو اس پر ہنگامہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور جو لوگ ایسا کر رہے ہیں وہ فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور ان کا یہ تاثر درست نہیں کہ شریعت کے نفاذ کے بعد مذہبی جنونیت پروان چڑھ گئی ہے کہ اب کوئی تغیر اسے تبدیل نہیں کرسکتا۔ اگر کچھ لوگ کسی جنون کا مظاہرہ کریں گے تو کچھ دوسرے لوگ ان کو اعتدال پر لے آئیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان میں اقلیتوں کے معاملے میں کسی جنون کا مظاہرہ کیا گیا تو یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی جان دے کر ان کی حفاظت کریں گے۔

سید منور حسن (نائب قیم جماعت اسلامی پاکستان)

بنیادی بات تو یہ ہے کہ اس مسئلہ کی مخالفت کرنے والے اپنی بات کے حق میں ابھی تک ایک دلیل بھی نہیں دے سکے۔ وہ محض مخالفت برائے مخالفت میں رکی اور سطحی بیانات دیئے جارہے ہیں۔ اس فیصلے سے ممکن ہے کہ قادیانیوں کو اپنی شناخت کے خطرے کا سامنا کرنا پڑے۔ مگر یہ عیسائی برادری کو نامعلوم کیا پریشانی لاحق ہوگئی ہے اور انہوں نے ملک میں بے جا شور مچانا شروع کردیا ہے۔

کوئی تو ان سے پوچھے کہ بوسنیا میں بسنے والے ہمارے مسلمان بھائیوں پر وہاں کے متعصب سرب عیسائی حکمرانوں نے ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے ہیں۔ وحشت ودرندگی کی انتہا کردی ہے۔ انہوں نے کبھی اس حوالے سے کوئی احتجاج کیا۔ لیکن پاکستان میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا ہوا ایک فیصد لوگوں نے غلط اور جھوٹے الزامات کی بارش کر رکھی ہے۔

مولانا اللہ وسایا

(رابطہ سیکریٹری آل پارٹیز ختم نبوت پاکستان)

یہ بات بالکل غلط ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے مسئلہ پر اسلامی نظریاتی کونسل کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل میں یہ مسئلہ بہت پہلے پیش کیا گیا تھا۔ جس پر اسلامی نظریاتی کونسل ۷۸۔ ۱۹۷۷ء میں شائع شدہ اپنی رپورٹ میں یہ سفارش کرچکی ہے۔ کہ "قومی شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا اندراج کیا جائے اس سے غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ ہوگا نیز یہ کہ حدود تعزیرات میں غیر مسلموں کو جو استثنائیات حاصل ہیں اس سے وہ فائدہ حاصل کرسکیں گے" اس بارے میں مزید تسلی کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی مذکورہ رپورٹ کا صفحہ نمبر ۱۵۳ پر درج سفارش نمبر ۲۲ ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

صوبے خاں (صدر پاکستان نیشنل کرسچن لیگ)

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اجراء خوش آئند اقدام ہے۔ اس سے مردم شماری میں بڑی ہی مدد ملے گی۔ کیونکہ مسیحی عوام پاکستان میں سب سے بڑی اقلیت میں ہیں۔ جس کی آج تک صحیح مردم شماری نہیں ہوسکی۔

مستان سنگھ (سکھ رہنما اقلیتی نمائندہ بلدیہ ننکانہ صاحب)

پاکستان میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ نہایت مستحسن قدم ہے اس سے صرف ملک دشمن عناصر کو خطرہ ہے ہمیں اس پر فخر ہے کہ سکھ مذہب سے تعلق اور یقین رکھتے ہوئے اپنے شناختی کارڈ میں بھی (پاکستانی) سکھ لکھیں۔ ہمیں پہلے ہی پاکستان میں بطور اقلیت برابر کے حقوق اور تحفظ حاصل ہیں۔ اس سے مزید تقویت ہوگی اور مذہبی شناخت میں آسانی ہوگی۔ کوئی پاکستانی کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اگر وہ خلوص اور یقین سے مذہب پر قائم ہے تو اسے اظہار پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ خدشہ تو صرف ان ملک دشمن عناصر' جاسوس اور تخریب کار لوگوں کو ہے جو مسلمانوں کا بہروپ اوڑھ کر سازشوں میں مصروف ہیں۔ جو اس ملک اور قوم سے مخلص نہیں ہیں۔ اور اپنی شناخت نہیں چاہتے۔

سید ضمیر جعفری (معروف کالم نگار وادیب)

اگر شناختی کارڈ سے مذہب کے خانے کو حذف کردیا جائے تو اس سے دو قومی نظریئے پر زد پڑے گی جو مقصد پاکستان کی بنیاد تھا اور اس نظریہ کو فروغ ہوگا۔ جو مطالبہ پاکستان کی نفی کرتا ہے۔

سردار محمد اقبال موکل (سابق پرنسپل پنجاب یونیورسٹی

لاء کالج وسیکریٹری پنجاب اسمبلی)

میں نے پاکستان کے پورے آئین کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ مجھے تو اس میں ایک بھی شق ایسی نظر نہیں آئی جس کی شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے فیصلہ سے خلاف ورزی ہوتی ہو یا آئین میں اقلیتوں کو دیئے گئے حقوق متاثر ہوئے ہوں۔ ہمارے آئین نے ہمارے غیر مسلم بھائیوں کو بہت زیادہ مراعات اور سہولتیں دی ہیں۔ مگر ان سے استفادہ کے لئے ضروری ہے کہ ان کے بارے میں معلوم ہو کہ یہ لوگ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟ مذہب کے اضافے سے اس میں آسانی ہوجائے گی۔ اور اقلیتوں کو زیادہ بہتر طریقے سے "سرو" کیا جاسکے گا۔ اس مسئلے پر آئینی اعتراض کرنے والے دوستوں کو آئین کی کسی شق کا حوالہ تو دینا چاہئے۔ ہمارے آئین کا آرٹیکل ۳۶ اقلیتوں کے بارے میں ہے۔ اس میں انہیں مکمل مذہبی آزادی' ملازمتوں کا تحفظ' ان کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے مراعات اور دیگر سہولتوں کی یقین دہانی کروائی گئی ہے۔ آئین کے آرٹیکل ۲۵ میں تو پاکستان کے تمام شہریوں کو بلا امتیاز حقوق دیئے گئے ہیں۔

باقی ص ۲۷ پر

رپورٹ: پروفیسر نصر اللہ صاحب

جنوبی ہندوستان میں فتنۂ قادیانیت کا تعاقب

قادیانی آج کل سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی جدوجہد کر رہے ہیں

۱۴۰۶ھ میں ایک عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر دارالعلوم دیو بند میں منعقد ہوا تھا جس سے ہندوستان کے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کی ان ریشہ دوانیوں کا علم ہوا جو انہوں نے دوبارہ ہندوستان میں شروع کردی ہیں' چنانچہ شرکاء اجلاس اس عزم مصمم کے ساتھ واپس لوٹے کہ اپنے علاقوں میں قادیانی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں گے اور ان کی ارتدادی تحریک کا پوری قوت کی ساتھ مقابلہ کریں گے اس پروگرام کے مطابق جب یہ محسوس کیا گیا کہ صوبہ تامل ناڈو میں بھی قادیانی فتنہ عرصہ دراز سے پایا جاتا ہے اور قادیانی لوگ آج کل سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے جدوجہد تیز کر رہے ہیں تو صوبہ کے علماء کرام اور ذمہ داران نے مسلمانوں کو قادیانیوں کی ارتدادی تحریک کے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ۱۴۰۷ھ میں مجلس تحفظ ختم نبوت تامل ناڈو کی تشکیل کے بعد سے ارکان مجلس نے مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کیلئے اور قادیانیوں کے دجل و مکرو فریب سے ان کو آگاہ کرنے کے لئے مختلف طریقے اپنائے جنمیں حضرات علماء کرام کی تقریروں کے پروگرام اور بعض کتب رد قادیانیت کا تامل زبان میں ترجمہ کرکے شائع کرنا بھی شامل ہے۔

کیمپ کی ضرورت

گذشتہ چند مہینوں سے ارکان مجلس شدت کے ساتھ اس امر کی ضرورت محسوس کر رہے تھے کہ مجلس کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کے موضوع پر ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا جائے اور کیمپ کی افادیت کو عام کرنے کے لئے تامل ناڈو کے علاوہ' آندھرا پردیش' کرناٹک' کیرالا' اور اڑلیہ سے بھی کچھ منتخب حضرات کو دعوت دیجائے

حصول اجازت

چنانچہ تربیتی کیمپ کے بارے میں مشورہ اور اجازت حاصل کرنے کے لئے مرکزی دفتر سے شعبان ۱۴۱۳ھ میں رابطہ قائم کیا گیا۔ آخری کار رمضان المبارک میں صدر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیو بند کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں کہا کہ رمضان المبارک کے بعد مناسب تاریخوں میں تربیتی کیمپ کا پروگرام رکھ لیا جائے۔

کیمپ کی تیاری

چنانچہ شوال ۱۴۱۳ھ کے وسط میں شہر مدراس میں مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند کیمپ بمقام جامع مسجد پرس واکم میں لگایا جائے۔ اس تجویز کی روشنی میں حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا گیا جس میں موصوف سے درخواست کی گئی کہ رد قادیانیت کے مختلف موضوعات پر تربیتی انداز میں رہنمائی کیلئے دارالعلوم کے اساتذہ کرام و مبلغین حضرات کے اسماء گرامی تجویز فرمادیں۔

موصوف نے ہماری درخواست کو شرف قبولیت سے نوازا اور درج ذیل حضرات کے اسماء گرامی مدراس کے تربیتی کیمپ میں تشریف لے جانے کیلئے تجویز فرمادیے۔

۱ ۔ حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری استاذ حدیث دارالعلوم دیو بند۔

۲ ۔ جناب مولانا محمد عثمان صاحب منصور پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیو بند۔

۳ ۔ جناب مولانا شاہ عالم صاحب۔ گورکھپوری مبلغ شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند۔

۴ ۔ جناب مولانا مفتی محمود حسن بلند شہری

۵ ۔ جناب مولانا محمد عرفان صاحب بہرائچی مبلغ شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیو بند

ان تمام حضرات کو مدراس سے باقاعدہ الگ الگ دعوت نامے ارسال کئے گئے۔

علاوہ ازیں ماہر قادیانیت حضرت مولانا سید محمود اسماعیل صاحب تنکی مہتمم مدرسہ اسلامیہ سوگڑہ اور جناب مولانا عبد العلیم فاروقی' مہتمم دارالمبلغین لکھنؤ کو بھی دعوت دی گئی اور خوش قسمتی سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم نے بھی تاریخیں عنایت فرمادیں۔

ان سب حضرات نے از اول تا آخر تربیتی کیمپ میں شرکت فرمائی اور شرکاء کو قادیانیت کے مختلف پہلوؤں پر وافر معلومات بہم پہونچائیں جس سے شرکاء کو بے حد فائدہ ہوا۔ تربیتی کیمپ کے تمام پروگرام انتہائی حسن و خوبی کے ساتھ بفضلہ تعالے چلتے رہے اور کل آٹھ نشستیں منعقد ہوئیں اب ڈیڑھ سو کے قریب نمائندگان مدارس عربیہ و دیگر علماء شریک ہوئے۔

مجلس کی جانب سے مندوبین حضرات کی خدمت میں رد قادیانیت کی ۱۱ عدد کتابوں کا ایک قیمتی سیٹ ہدیہ پیش کیا گیا۔

کیمپ کے موقع پر تامل زبان میں دو کتابیں "قادیانی چہرہ" اور مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت" طبع کرا کر کثیر تعداد میں تقسیم کی گئیں جبکہ اس سے پہلے قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ" تمل زبان میں شائع کیا جا چکا ہے۔

کیمپ کی منظور شدہ تجاویز

کیمپ کے اختتامی اجلاس میں متعدد اہم تجاویز منظور کی گئیں' جو درج ذیل ہیں۔

۱ ۔ مدارس عربیہ کے ذمہ دار و اساتذہ حضرات مہینہ میں ایک روز قادیانیت کے مضامین کے لئے مخصوص فرمائیں۔

۲ ۔ اساتذہ کرام پروگرام بنا کر آس پاس کے موضعات میں جا کر مساجد میں عوام کو قادیانی فتنہ کی حقیقت سمجھائیں اور بتلائیں کہ ختم نبوت کا عقیدہ بنیادی عقیدہ ہے۔

۳ ۔ ہر مدرسہ میں رد قادیانیت کی کتابیں مہیا ہونی چاہئیں اور یہ کام حسب طلب کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند انجام دے۔

۴ ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت (تامل ناڈو) کا باضابطہ ایک دفتر قائم

ہونا چاہئے جس میں ضروری کتابیں جمع کی جائیں۔

۵ ۔ دفتری جانب سے ایک مبلغ تامل زبان کا اور ایک اردو زبان کا مقرر کیا جائے۔

۶ ۔ مجلس کے ممبران میں تین ماہ میں صوبہ کے ان علاقوں کا ضرور دورہ کریں جس میں قادیانیت کا فتنہ پھیل رہا ہے۔

۷ ۔ آندھرا پردیش اور کرناٹک کے وہ اضلاع جو صوبہ تامل ناڈو سے ملے ہوئے ہیں مثلاً" چتور' کڈپہ' انست پور' منگور' ان کو بھی مجلس تحفظ ختم نبوت تامل ناڈو سے ملحق کرلیا جائے۔

۸ ۔ ائمہ مساجد کو مجلس کے ساتھ مربوط کیا جائے اور ان حضرات سے گذارش کی جائے کہ وہ خصوصاً" جمعہ کی تقریروں میں اور عموماً" دیگر بیانات میں اس موضوع پر روشنی ڈالتے رہیں۔

۹ ۔ مسلمانوں کے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے بھی وقتاً" فوقتاً" رد قادیانیت پر خصوصی پروگرام رکھے جائیں۔

۱۰ جو حضرات علماء کرام رد قادیانیت پر معلومات و مہارت رکھتے ہیں ان کی تشکیل کی جائے اور معلوم کیا جائے کہ ہر ماہ وہ لوگ کتنا وقت اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مجلس کے پروگرام کے تحت عنایت فرمائیں گے۔

۱۱ دفتری ذمہ داری ہوگی کہ ہر علاقہ میں قادیانیوں کا سروے کرے اور ان کی سرگرمیوں کی رپورٹ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھیجتا رہے۔

۱۲ ۔ ہر ضلع سے دو نمائندے مجلس منتظمہ میں رکن کی حیثیت سے نامزد کئے جائیں۔

۱۳ ۔ شادی' بیاہ و دیگر سماجی تقریبات میں قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے

۱۴ ۔ مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن ہونے سے روکا جائے

۱۵ ۔ مجلس کی جانب سے اردو تمل اور انگریزی میں پمفلٹ شائع کئے جائیں۔

۱۶ ۔ پروفیسر محمد الیاس برنی مرحوم کی کتاب "قادیانی مذہب" دوبارہ شائع کرائی جائے

۱۷ ۔ اس کتاب کا تامل زبان میں ترجمہ کرواکے تمام اخبارات میں شائع کیا جائے۔

شرکاء کیمپ میں چونکہ ایک بڑی تعداد اردو زبان سے واقف نہیں تھی اس لئے کیمپ کے دوران کی جانے والی اردو تقریروں کے تامل زبان میں ترجمہ کا بھی اہتمام کیا جس سے افادیت میں اضافہ ہوگیا۔

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے کیمپ کے تمام پروگرام منظم طور پر پائیہ تکمیل کو پہنچے اور شرکاء نے تاثرات میں مجلس میں نیز اپنے مقامات پر واپس لوٹنے کے بعد خطوط کے ذریعہ اس پروگرام پر خوشی اور اطمینان کا اظہار فرمایا ہے اور اس کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے جس کی بروقت تشکیل کی گئی کیمپ کے اختتام پر تمام مندوبین کو امیر الہند مدظلہ' نے اپنے دست مبارک سے سند شرکت بھی کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے عطا فرمائی خداوند کریم کیمپ کے اثرات کو دیرپا رکھے۔ اور اس سے جو بیداری پیدا ہوئی ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی اور مذکورہ بالا تجاویز پر استقلال کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

تربیتی کیمپ مدراس کی تربیتی نشستوں کی تفصیل

پہلی نشست (افتتاحی اجلاس)

صبح سات بجے سے افتتاحی اجلاس جامع مسجد پرس واکم میں زیر صدارت حضرت مولانا مفتی عثمان صاحب مفتی مدرسہ باقیات الصالحات ویلور منعقد ہوا جس کا آغاز جناب مولانا قاری محمد قاسم صاحب (ڈائریکٹر پروگرام) کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد قاری صاحب موصوف نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جسکے دوران موصوف نے قرآن و حدیث کی روشنی میں انتہائی جامعیت کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی اور اس کے حفاظت و ضمانت کے سلسلہ میں علماء حق کی مسلسل کاوشوں کا تذکرہ فرمایا جن میں علماء دیوبند ہمیشہ پیش پیش رہے۔

کلیدی خطاب

اس کے بعد مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری ناظم اعلیٰ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت نے کلیدی خطاب فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان خاتمیت کی تشریح کے دوران فرمایا کہ ختم اصل میں عربی کا لفظ ہے اگر چہ اردو میں بھی بولا جاتا ہے لیکن معنی الگ الگ ہیں اردو میں کسی چیز کے ختم ہوجانے کے معنی اس کے فنا اور معدوم ہوجانے کے ہیں۔ اس معنی کی رو سے قادیانی دھوکہ دیتے ہیں کہ جب نبوت ختم یعنی معدوم ہوگئی تو اس کی حفاظت کیلئے مجلس ختم نبوت قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ درحقیقت ختم نبوت میں لفظ ختم کے عربی والے معنی مراد ہیں یعنی کسی چیز کا پایہ تکمیل تک پہنچ جانا لہٰذا ختم نبوت کا مطلب ہے کہ سلسلہ نبوت جو حضرت آدم علی نبینا علیہ السلام سے شروع ہوا تھا وہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم یعنی مکمل ہوگیا۔ اور ختم نبوت کے تحفظ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعوی کرے اس سلسلہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے اس کی جھوٹ کا پول کھولا جائے۔ تاکہ امت مسلمہ کا ایک فرد بھی اس کے ارتدادی فتنہ میں مبتلا نہ ہو' موصوف نے گرانقدر خطاب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک خواب کا بھی تذکرہ کیا جس میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے تھے جس سے آپ کو ناگواری ہوئی تھی۔ پھر باذن الہی آپ کے کچھ پھونک مارنے سے وہ دونوں کنگن اڑگئے تھے اور جناب نبی کریم صلی اللہ وسلم نے اس کی تعبیر میں اپنے زمانہ کے دو جھوٹے مدعیان نبوت (اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب) کو ان کنگنوں کا مصداق قرار دیا تھا (بخاری ص ن ۱۰۵۱ ج ۲) یہ خواب ذکر فرمایا' موصوف نے سامعین کرام کی توجہ خاص طور پر دو چیزوں کی طرف مبذول کرائی

۱ ۔ یہ کہ جھوٹے مدعیان نبوت کو خواب میں سونے کے کنگن کی شکل میں دکھائے اس جانب اشارہ ہے کہ یہ فتنہ مال وزر کے بل بوتے پر پھیلے گا جیسا کہ قادیانی مشنری کے حالات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

۲ ۔ اس خواب میں اس جانب بھی اشارہ ہے کہ یہ فتنہ خود بخود ختم نہیں ہوگا بلکہ اس کے مٹانے کے لئے محنت کرنی پڑے گی' جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پھونک مار کر کنگنوں کو اڑایا۔

رسم اجرائے کتابچہ

اس کے بعد حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب کٹکی نائب صدر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبارک ہاتھوں سے مرزا طاہر پر "آخری اتمام حجت" نامی کتابچہ مصنفہ حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی کی رسم اجراء عمل میں آئی جو تامل زبان میں مجلس تحفظ ختم نبوت مدراس نے شائع کیا ہے رسم اجراء کے بعد موصوف نے مختصراً" گفتگو فرمائی۔ آخری میں صدر اجلاس کے کلمات طیبات اور دعا پر افتتاحی نشست کا پروگرام بحسن و خوبی مکمل ہوا۔

دوسری نشست

۹ بجے کے بعد دوسری نشست کا پروگرام شروع ہوا جس کی صدارت جناب مولانا قاضی سید عبدالغنی صاحب ترچی نے فرمائی اور مترجم کے فرائض جناب مولانا علاءالدین صاحب نے انجام دیئے۔

تقریر حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب

اس نشست میں حضرت مولانا محمد اسماعیل کٹکی مدظلہ' نے قادیانیت کی حقیقت کو واضح فرماتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں پر مفصل کلام فرمایا جسکے دوران یہ نکتہ ثابت فرمایا کہ قادیانی لوگ مرزا کی ذات کو تو مانتے۔ مثلاً وہ کہتا ہے کہ میری وحی قرآن کے برابر ہے۔ ایک جگہ انتہائی زور و شور سے دعوی کرتا ہے۔

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش از خطاء
ہمچو قرآں منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید

(نزول مسیح از مرزا ص ۹۹ ج ۱۸ خزائن)

ترجمہ: جو کچھ خدا کی وحی سے سنتا ہوں' خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطاء سے پاک سمجھتا ہوں' قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے یہ میرا ایمان ہے' خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے' خدائے پاک وحدہ کے منہ سے۔

مگر قادیانی لوگ اس کے دعوے کی تاویلات کرتے پھرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اسی طرح موصوف نے مرزا غلام احمد کے عین محمد ہونے کی دعوؤں کی اس کی عبارتوں سے تائید فرکر اس کی تردید فرمائی اور بتایا کہ وہ تو شریف انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں نعوذ باللہ ' نبی یا عین محمد ہونے کا تو کیا سوال پیدا ہوتا ہے موصوف کی تقریر دو گھنٹے کے قریب جاری رہی اور شرکاء کیمپ کو قادیانیت کے بارے میں بڑی بصیرت حاصل ہوئی اور مرزائیوں کے تعاقب کے طریقے معلوم ہوئے ایک بجے دوپہر کے قریب حضرت مولانا سید عبد الغنی صاحب کی صدارتی تقریر و دعا پر یہ نشست پایہ تکمیل کو پہنچی۔

تیسری نشست

بعد نماز مغرب زیر صدارت حضرت مولانا منیر ربانی صاحب (دار العلوم سبیل الرشاد بنگلور) منعقد ہوئی اور جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب نے ترجمہ کے فرائض انجام دیئے۔

تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری نے علم کلام کی روشنی میں ایمان و کفر کے حدود متعلقین کے لئے جمیع ماجاء بہ الرسول پر ایمان لانا ضروری ہے جبکہ کفر کی تحقیق کے واسطے ان میں سے کسی ایک چیز کا انکار بھی کافی ہے اس معیار کی روشنی میں قادیانیوں کے کفر و ارتداد کو سمجھنا آسان ہے کیونکہ وہ متعدد ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں اور جبکہ ضروریات دین میں تاویل بھی بالاجماع انکار کے برابر ہے۔

مولانا معصوم صاحب کی تقریر

موصوف کی تقریری کے بعد جناب مولانا سید معصوم ثاقب صاحب فیض آبادی نے قادیانیوں کے تین گروہ مرزائی' لاہوری' اور پی کا تاریخی تعاقب ان کے عقائد کی روشنی میں حوالوں کے ساتھ پیش فرمایا اور دلائل سے ثابت کیا کہ ان میں سے ہر گروہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آخر میں صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا ۲/اف ۹ بجے کے قریب موصوف کی دعا پر یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

چوتھی نشست

بروز یکشنبہ ۲/اف ۸ تا ۱۲/۲ زیر صدارت جناب مولانا قاری عبید اللہ صاحب (مہتمم جامعہ انور العلوم تریچی) منعقد ہوئی اور انتظامات کے فرائض مفتی روح الحق نے انجام دیا۔

تقریر مولانا عبد العلیم صاحب

تلاوت کلام پاک کے بعد دار المبلغین لکھنؤ کے مہتمم جناب مولانا عبد العلیم فاروقی زید مجدہم نے اپنے مخصوص عالمانہ و خطیبانہ انداز میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سمجھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ نبی کے ذمہ دو کام ہوتے ہیں ایک اخذ احکام دوم تنفیذ احکام۔ اخذ احکام کے لئے عصمت درکار ہے اس لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اخذ احکام کا سلسلہ بند ہوگیا اب صرف اور صرف تنفیذ احکام کا کام ہوسکتا ہے اسکو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام علماء حق انجام دیتے چلے آرہے ہیں۔

موصوف نے شرکاء کیمپ کو تاریخ اسلامی کے حوالے سے حضرات صحابہ کی ان بیش بہا قربانیوں سے روشناس کرایا۔ جو ان حضرات نے مسیلمہ کذاب' اسود عنسی طلیحہ و دیگر جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کو مٹانے کے لئے انجام دیں اور فرمایا کہ اس طرح کی قربانی کا مطالبہ آجکل کی قادیانی سرگرمیاں علماء حق سے کر رہی ہیں۔ ہم سب کو عہد کرنا ہے کہ آخری سانس تک قادیانیت کی بیخ کنی کیلئے سنت صدیقی پر عمل پیرا رہیں گے۔

تقریر جناب مولانا مفتی محمود حسن صاحب

موصوف کی بعد جناب مولانا محمود حسن بلند شہری استاذ دار العلوم دیو بند نے خطاب فرمایا۔ جس میں عقیدہ حیات مسیح کی اہمیت سمجھائی اور شرکاء کیمپ کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ ان قادیانیوں سے اس مسئلہ پر بحث کی نوبت آجائے تو موضوع رفع و نزول عیسی علیہ السلام ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارا اور مرزائیوں کا اصل اختلاف حضرت عیسیٰ السلام کی حیات و وفات میں نہیں بلکہ انکے زندہ اسمان پر اٹھائے جانے اور قیامت کے قریب دوبارہ نازل ہونے میں ہے۔

تقریر جناب مولانا شاہ عالم صاحب

اس کے بعد جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیو بند نے اپنی گفتگو میں اس مسئلہ کی تحقیق فرمائی کہ نبوت وہبی چیز ہے لہذا مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعوی باطل ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال کی متابعت سے اسکو نبوت مل گئی ہے۔

ساتھ ہی مرزائیوں کے اس فریب کا پردہ چاک کیا گیا کہ وہ دعوی تو کرتے ہیں نبوت کی خاص قسم (یعنی ظلی و بروزی) کے جاری ہونیکا مگر اپنے خاص دعوی کی خاص دلیل پیش نہ کرکے اپنے زعم باطل کے مطابق وہ آیات پیش کرتے ہیں جن سے بفرض محال اجرائے نبوت کا ثبوت مان بھی لیا جائے تو ہر قسم کی نبوت کو جاری ماننا پڑے گا جبکہ خود قادیانی نبوت کی دو قسموں تشریعی نبوت اور مستقل نبوت کے جاری رہنے کے قائل نہیں ہیں اس لئے ان سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا چاہئے جو وہ قیامت تک پیش نہیں کرسکتے۔ ایک بجے کے قریب۔ نشست صدر اجلاس کی تقریر و دعا پر بحسن و خوبی مکمل ہوئی۔

پانچویں نشست

بعد نماز مغرب تا عشاء زیر صدارت جناب مولانا خلیل الرحمن صاحب اعظمی ناظم جامعہ دار السلام عمر آباد منعقد ہوئی مترجم کے فرائض جناب مولانا محمد الیاس صاحب نے انجام دیئے۔

تقریر جناب مولانا سراج الساجدین صاحب

تلاوت کلام پاک کے بعد جناب مولانا سید سراج الساجدین صاحب کٹکی نائب مہتمم مدرسہ اسلامیہ سوگڑہ کٹک نے اپنے مخصوص خطیبانہ انداز میں انبیاء کرام علیہ السلام کے بلند کردار کے اعلیٰ درجے کے نمونے انتصار جامعیت کے ساتھ پیش فرماکر مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کے قابل نفرین کریکٹر کے چند مظاہرے بیان فرمائے جس سے اس کے دعوی نبوت کی پول کھل گئی اور ثابت ہوگیا کہ اس طرح کے کیریکٹر کا آدمی انسان بھی نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ نبی ہو۔ ۹ بجے کے وقت صدر اجلاس کی تقریر و دعائیہ کلمات پر یہ نشست مکمل ہوئی۔

شبان ختم نبوت اور بزم قاسمی خوشاب کا مشترکہ اجلاس'

بزم قاسمی کا شبان کے ساتھ الحاق اور نیا انتخاب

مورخہ ۹۲-۱۲-۳ جامع مسجد میاں بگڑ والی خوشاب میں حضرت مولانا قاری سعید احمد اسعد صاحب کی زیر سرپرستی شبان ختم نبوت اور بزم قاسمی کے ارکان کا مشترکہ اجلاس ہوا' جس میں کثیر تعداد میں ارکان نے شرکت کی۔ اجلاس میں مشترکہ فیصلہ کے مطابق شبان ختم نبوت اور بزم قاسمی دونوں جماعتوں کا آپس میں الحاق ہوا اور کثرت رائے سے دونوں تنظیموں سے نئے عہدیداران منتخب ہوئے۔ جماعت کی سرپرستی کے لئے حضرت مولانا قاری سعید احمد اسعد صاحب کا نام گرامی پیش کیاگیا۔ جس کی اکثریت نے تائید کی۔ صدر ملک مظہر الحق سینئر

نائب صدر محمد اسلم' جونیئر نائب صدر محمد مظہر معاون نائب صدر محمد اشتیاق' جنرل سیکرٹری محمد خان خیال' جوائنٹ سیکرٹری فدا حسین' سیکرٹری مالیات محمد فاروق سیکرٹری نشرواشاعت حافظ عبد الخالق پراپیگنڈہ سیکرٹری محمد اسحاق اور آفس سیکرٹری محمد جہانگیر کو منتخب کیا گیا' علاوہ ازیں جماعت کو منظم اور فعال بنانے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام عظیم الشان تربیتی کنونشن

کنونشن سے مجلس کے ممتاز راہنما مولانا منظور احمد الحسینی اور جناب محمد انور رانا نے خطاب کیا

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر واقع پرانی نمائش میں گزشتہ رات بعد نماز مغرب اراکین ختم نبوت کا عظیم الشان تربیتی کنونشن منعقد ہوا جس میں کراچی کے مختلف علاقوں سے کافی تعداد میں علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی پر مولانا منظور احمد الحسینی' رانا محمد انور اور مختلف علماء کرام نے روشنی ڈالی۔ اجلاس میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی جارحیت اور ملک دشمنی کی کاروائیوں کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

اجلاس میں یہ بات بھی زیر غور آئی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو کہ خالصتاً دینی جماعت اور اتحاد امت مسلمہ کی داعی ہے' کو وفاق کی بعض ایجنسیوں نے قادیانیوں کے سوچے سمجھے منصوبے کی تکمیل کے طور پر دہشت گرد قرار دے کر سخت سزاؤں کی سفارش کی ہے اکابرین اور شرکاء مجلس نے اس بھونڈی سازش کی بھرپور مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان نااہل ایجنسیوں کے خلاف سخت تادیبی کاروائی کرکے قادیانیوں کی خطرناک سازش کو ناکام بنایا جائے۔

اجلاس میں شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کی مخالفت کرنے والوں کی بھرپور مذمت کی گئی اور سندھ اسمبلی کی قرارداد کی پر زور مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ سندھ باب الاسلام کی صوبائی اسمبلی نے شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کو ختم کرنے کی متفقہ قرارداد پاس کرکے اس باب الاسلام کے تاریخی وقار کو مجروح کیا ہے اور پاکستان کے ازلی دشمن قادیانیوں کی حمایت کرکے نہ صرف تمام امت مسلمہ کی دل آزاری کی ہے بلکہ چودہ سو سالہ متفقہ اسلامی کاز کو نقصان پہنچایا ہے اجلاس میں اراکین صوبائی اسمبلی سندھ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس قرارداد کو واپس لے کر پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ کی حفاظت اور اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ آخر میں یہ طے پایا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو پوری تندہی سے آگے بڑھایا جائے اور فرقہ واریت کی فضا کو کم سے کم کیا جائے۔

مغربی میڈیا کے طریق واردات سے روشناس کرانے کے لئے ورلڈ اسلامک فورم کا قیام

مولانا زاہد الراشدی کو فورم کا چیئرمین اور مولانا محمد عیسیٰ منصوری کو جنرل سیکرٹری منتخب کرلیا گیا

لندن (نمائندہ خصوصی) مولانا زاہد الراشدی کو ورلڈ اسلامک فورم کا چیئرمین اور مولانا محمد عیسیٰ منصوری کو سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا ہے اور فورم کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ مغربی میڈیا کے مزاج اور طریق واردات سے علماء اور دانشوروں کو روشناس کرانے کے لئے لندن میں اکیڈمی طرز کا تربیتی ادارہ قائم کیا جائے گا یہ اجلاس گذشتہ روز ختم نبوت سنٹر لندن میں حضرت مولانا مفتی عبد الباقی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تیس کے قریب ممتاز علماء اور دانشوروں نے شرکت کی اجلاس میں طے پایا کہ مولانا مفتی عبد الباقی ورلڈ اسلامک فورم کے سرپرست ہوں گے جبکہ چیئرمین اور سیکرٹری جنرل کے ساتھ جناب غلام قادر' الحاج عبد الرحمن باوا' جناب انور شریف' مولانا کلام احمد' حاجی ولی آدم پٹیل' محمد الطاف رانا اور ایم افتخار احمد پر مشتمل ورکنگ کونسل قائم کی گئی۔ جو پروگرام کی تفصیلات طے کرے گی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ یورپ میں مقیم مسلمانوں کے تعلیمی اور معاشرتی مسائل پر آئندہ سال جولائی میں لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں عالم اسلام کی ممتاز علمی شخصیات کو شرکت کی دعوت دی جائے گی نیز عالم اسلام کے اجتماعی مسائل کے بارے میں ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام لندن میں ماہانہ فکری نشست کا آغاز کیا جائے گا جس میں مختلف مکاتب فکر کے راہنماؤں کو اظہار خیال کی دعوت دی جائے گی اور مشرقی یورپ کے نو آزاد مسلمانوں کی دینی ضروریات کے مطابق لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے گا اس کے علاوہ مختلف مکاتب فکر کے دینی حلقوں اور مسلم ممالک میں کام کرنے والی دینی تحریکات کے درمیان رابطہ اور اشتراک عمل کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے گی مولانا زاہد الراشدی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم لندن میں ایک ایسا فورم مہیا کرنا چاہتے ہیں جہاں تمام مکاتب فکر کے علماء اور دانشور مل بیٹھ کر مسلمانوں کے مسائل کا جائزہ لے سکیں اور مختلف مکاتب فکر اور مسلم حکومتوں کی لابیوں کی باہمی کشمکش کے منفی اثرات سے مسلمانوں بالخصوص نئی پود کو نجات دلائی جاسکے۔ مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم جس معاشرہ میں رہتے ہیں یہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کے سامنے اسلام کو صحیح رنگ میں پیش کرنا ہماری ذمہ داری ہے لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ہم غیر مسلم آبادی تو رہی ایک طرف خود اپنی نئی نسل کے سامنے اسلام کو صحیح طور پر پیش نہیں کر رہے جس کے نتائج کا تصور انتہائی پریشان کن ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیڈرل بی ایریا کراچی کے راہنماؤں اور کارکنوں کا تربیتی پروگرام اور رابطہ مہم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ فیڈرل بی ایریا حلقہ ۱۰۰ کے راہنماؤں اور کارکنوں نے جن کے نام یہ ہیں جناب جاوید احمد صاحب' عبد الرؤف صاحب' جناب کاشف صاحب (کالی والا) جناب ناصر صاحب' جناب طارق صاحب' جناب عامر صاحب (بڑے) جناب طارق صاحب امیر' جناب زبیر صاحب نائب امیر' جناب امتیاز صاحب' جناب علی صاحب' جناب شلوان صاحب' جناب معین صاحب' جناب اشفاق حسین صاحب' شاہ صاحب' جناب لیاقت علی صاحب' جناب ندیم صاحب' اویس صاحب' جناب محمد بابر صاحب' جناب محمد مظفر صاحب' جناب محمد صفدر صاحب' جناب عارف صاحب' جناب محمد طارق صاحب' جناب محمد ندیم صاحب (بڑے) جناب محمد انور عادل صاحب' جناب محمد عمران صاحب' جناب محمد کامران صاحب' جناب ریحان چیف صاحب' جناب عمران صاحب (بڑے) جناب محمد عامر صدیقی صاحب' جناب محمد فیصل صاحب' بزرگ کارکن جناب محمد علی جان صاحب' جناب ندیم صاحب' جناب رفعت اللہ صاحب' جناب محمد احمد صاحب نے علاقہ میں پوری تیزی اور دلی لگن کے ساتھ تحفظ ختم نبوت کے لئے کام شروع کردیا ہے۔ ہر جمعہ کو تربیتی پروگرام ہوتا ہے جس میں کارکنوں کو ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں علاقہ ہذا کے راہنماؤں اور کارکنوں نے جامع مسجد گلشن عمر کے خطیب مولانا مفتاح اللہ صاحب' مسجد اقصیٰ پاور ہاؤس کے امام و خطیب مفتی عبد الرؤف صاحب' نورانی مسجد کے خطیب صاحب' جامع مسجد حسن آباد کے خطیب صاحب' مسجد صدیق اکبرؓ کے امام صاحب' مسجد عمر فاروقؓ کے امام صاحب کے علاوہ اسکولوں کا دورہ کیا اور ہیڈ ماسٹر حضرات سے ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ان کے خطرناک منصوبوں سے آگاہ کیا گیا۔ خاص طور پر قادیانی النور ہسپتال کی آڑ میں خطرناک سازشیں کررہے ہیں ان سے آگاہ کیا گیا طلباء حضرات نے عالمی مجلس کے راہنماؤں کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور بتایا کہ

عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا فریضہ ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ختم نبوت کے کارکنوں نے خواتین کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرنے کے لئے خواتین کے اجتماع کا بھی اہتمام کیا۔ آئندہ اس پروگرام کو مستقل بنانے کا پروگرام ہے۔ خواتین میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ یاد رہے کہ علاقہ ہذا میں عالمی مجلس کے کارکن عزم وہمت اور دلی لگن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اچھرہ کے یونٹ کا انتخاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اچھرہ کا اجلاس ہوا جس کی صدارت مولانا عبد اللطیف ایاز مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور اور علامہ شجاع آبادی نے کی۔ اور حلقہ اچھرہ کی یونٹ کی باڈی تشکیل دی گئی۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

سرپرست عالی	ڈاکٹر محمد قمر مسیح صاحب
سرپرست	محمد ایوب صاحب پرنسپل باہو ماڈل سکول اچھرہ
صدر	محمد سلیم قادری رضوی صاحب
نائب صدر	محمد اشفاق گل صاحب
جنرل سیکرٹری	محمد شبیر صاحب
ڈپٹی جنرل سیکرٹری	محمد یوسف صاحب
سیکرٹری نشرواشاعت	رانا محمد نواز صاحب
اسسٹنٹ سیکرٹری	چوہدری ہمایوں طارق صاحب
فنانس سیکرٹری	محمد جمیل گل صاحب
آفس سیکرٹری	عبد الجبار گل صاحب

عہدیداران نے عہد کیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کریں گے اور اس کے لئے اگر جان ومال کا نذرانہ بھی دینا پڑا تو گریز نہیں کریں گے۔ عہدیداران نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافہ کو خوش آئند اقدام قرار دیا۔

بابری مسجد کے المناک انہدام کے خلاف انڈیا سے اعلان جہاد کیا جائے

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے راہنماؤں الحاج بلند اختر نظامی' مولانا ظفر اللہ شفیق' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عبد اللطیف ایاز' مولانا عطاء الرحمن اشعر' حافظ عبد الخالق' بدر عالم ایڈووکیٹ' قاری زاہد اقبال نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں بابری مسجد کے ظالمانہ انہدام پر قلبی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ہندوستان کے اس ظالمانہ سفاکانہ اور بزدلانہ اقدام پر جرات مندی اور بہادری کے ساتھ اعلان جہاد کیا جائے۔ انشاء اللہ العزیز پوری قوم اس مسئلہ میں حکومت کے شانہ بشانہ ہوگی۔ نیز مجلس کے راہنماؤں نے پاکستان سمیت عالم اسلام کے تمام حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ ہندوستان سے سفارتی' تجارتی' ثقافتی اور ہر قسم کے تعلقات ختم کرکے ہندوستان کے ساتھ جہاد کا اعلان کرے۔ انہوں نے حکومت ہند کو مسلمانان ہند کی عبادت گاہوں' مساجد' مدارس کے تحفظ کے لئے موثر اقدامات نہ کرنے پر اس عظیم سانحہ کا ذمہ دار قرار دیا۔

حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی وفات پر دلی دکھ اور صدمے کا اظہار

منڈی بہاؤ الدین (پ ر) ممتاز عالم دین خطیب شہر حضرت مولانا قاضی منظور الحق کوثری ایم اے کے برادر نسبتی اور تحریک خدام اہل سنت وجماعت ڈسٹرکٹ لاہور کے امیر سابق ڈسٹرکٹ خطیب لاہور مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا حافظ محمد الیاسؒ طویل علالت کے بعد لاہور میں پرائیویٹ کلینک میں قضا الٰہی سے انتقال فرماگئے۔ حافظ صاحب کی نماز جنازہ حضرو ضلع اٹک میں ممتاز عالم دین پیر طریقت مولانا قاضی زاہد الحسینی نے پڑھائی۔ نماز میں شرکت کرنے والے تحریک خدام اہل سنت وجماعت پاکستان کے امیر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب پنجاب کے امیر مولانا عبد اللطیف جہلمی' خطیب شہر منڈی بہاؤ الدین' مولانا قاضی منظور الحق کوثری ایم اے نے شرکت کی اور وکلاء' علماء کرام مشائخ عظام' ممبران اسمبلی' صحافیوں اور معززین شہر نے بھاری تعداد میں شرکت کی نماز جنازہ کے بعد حافظ صاحبؒ کو والد صاحب کی قبر کے پہلو میں دفن کردیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤ الدین کے صدر الحاج ایم رشید خواجہ ناظم اعلیٰ' ملک محمد یامین قادری' سپاہ صحابہؓ کے رہنما مجاہد محمد ایوب' علامہ غلام حسن سنی حنفی' قاری محمد عزیز رحمانی نے حافظ صاحب کی وفات پر گہرے دکھ وافسوس کا اظہار کیا ہے۔ حافظ صاحب کی دینی ملی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے تحریک ختم نبوت اور دیگر دینی تحریکوں میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نیک سیرت اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے۔

منڈی بہاؤ الدین ضلع مرالہ میں گیارہ قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا

منڈی بہاؤ الدین کے قریب موضع مرالہ میں ۱۱ قادیانیوں نے مرزائیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا ہے۔

میاں غلام محمد کی تبلیغ پر اسلام قبول کرنے والوں میں اسحاق احمد' شبیر احمد' بیوی شبیر احمد' امتہ الحفیظ اس کے تین بیٹوں نذیر احمد' شکور احمد' شبیر احمد کی پانچ بیٹیوں نے مرزائیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جھوٹا انگریز کا خود کاشتہ پودا اور ناپاک انسان تھا۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیت اس وقت ذلیل خوار ہو رہی ہے۔ اور قادیانیوں میں بغاوت کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر الحاج ایم رشید خواجہ جنرل سیکرٹری ملک محمد یامین قادری' مجاہد ختم نبوت خان اکرام اللہ' محمد صادق حسین' صوفی غلام نور' الحاج جاوید اقبال چغتائی' مجاہد محمد ایوب' حاجی غلام اصغر غوری' ملک محمد افضال' ملک محمد اشتیاق چوہدری' احمد مونس ایڈووکیٹ نے نو مسلموں کو مبارکباد دی اور کہا ہے کہ مرزائیت سے تائب ہوکر آپ نے اپنے اوپر احسان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان پر قائم رکھے اور ختم نبوت کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسیحی جلوسوں میں شعائر اسلامی کی توہین ناقابل برداشت ہے

مسیحی راہنما قادیانی' یہودی لابی کی سکیم کے تحت مسلح تصادم کی کوشش کر رہے ہیں.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں کا اجلاس مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی صدارت میں دفتر ختم نبوت دہلی دروازہ میں منعقد ہوا۔ جس میں صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' الحاج بلند اختر نظامی نے شرکت کی جس میں کہا گیا کہ اقلیتی ممبر قومی اسمبلی ہے سالک ایک طرف اتحاد۔ تنظیم۔ یقین محکم کے نام سے مسیحی' مسلم مشترکہ کانفرنس کا اہتمام کرتے ہیں۔ تو دوسری جانب مسیحی اقلیت کو اشتعال دلا کر قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے خلاف بلا جواز پروپیگنڈہ اور احتجاجی تحریک کو جاری رکھے ہوئی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے مسیحی اقلیت کے جلوسوں میں شعائر اسلامی کی تضحیک مولانا عبد الستار خان نیازی سمیت دیگر علماء کرام کے پتلے جلانے اور ان کے خلاف ناشائستہ زبان استعمال کرنے پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا ہے۔ اور مسیحی راہنماؤں کو انتباہ کیا۔ کہ وہ ملک کے وسیع تر مفاد کے لئے اپنی تحریک ختم کردیں۔ کیونکہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ حالات کی نزاکت کے مد نظر کیا گیا ہے۔ نیز انہوں نے کہا مسیحی اقلیت کے راہنما احتجاجی تحریک سے قادیانیوں کی سپورٹ کر رہے ہیں۔ سیکولر' قادیانی' یہودی لابی ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت مسیحی مسلم تصادم کی کوشش میں ہے تاکہ امن عامہ کا مسئلہ پیدا کیا جاسکے۔

بقیہ: مسلم وغیر مسلم دانشور

آئین کے آرٹیکل ۲۰ میں اقلیتوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے' اپنی روایات کے مطابق زندگی گذارنے اور اس کی تعلیم و تربیت کے مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں۔ آرٹیکل ۲۲ کے تحت وہ اپنے عقائد کے مطابق اپنے تعلیمی ادارے بھی قائم کرسکتے ہیں۔ پاکستان میں انہیں ہمیشہ باعزت مقام حاصل رہا ہے۔ خود ہماری عدلیہ ہی کو لیجئے۔ دراب پٹیل اور کارنیلس جیسے پڑھے لکھے غیر مسلم حضرات کلیدی آسامیوں پر فائز رہے ہیں۔ آئین میں انہیں بہت حقوق دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی جگہ پر کسی وجہ سے آئینی دفعات پر عمل درآمد نہ ہورہا ہو تو اسے چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اسلام کی تعلیمات پر عملدرآمد کرتے ہوئی غیر مسلم بھائیوں کے ساتھ نہایت احسن رویہ اختیار کریں اور غیر مسلم بھائیوں کو بھی سیاسی اغراض کے لئے جائز معاملات میں ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔

مجیب الرحمان شامی (ممتاز صحافی و کالم نگار)

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی عیسائی اقلیت کے بعض رہنماؤں کے جذبات مختلف ہورہے ہیں وہ مسلمان "سیکولرسٹوں" کے ہاتھ مضبوط کرنے میں جذباتی تسکین محسوس کر رہے ہیں۔ اور مذہب کی حوالے کو "قومی" وحدت کے خلاف سازش قرار دے رہے ہیں لیکن رام داس' اور غلام محمد سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ وہ کون ہیں اور کس مذہب کے پیروکار ہیں۔ اس لئی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہو یا نہ ہو مذہب کا اعلان اس سے بہرحال ہوجاتا ہے اصل مشکل قادیانی اقلیت کی ہے کہ اس کے نام مسلمانوں جیسے ہیں۔ اس مسئلے پر عیسائی بھائیوں کی چیخ پکار سمجھ سے بالا تر ہے' وہ پاکستان کو مذہبی حوالے سے "تنگ نظر" ریاست قرار دینے کا پراپیگنڈہ کریں گے تو ان کے اثرات سے نبٹنے کے لئے بھی توانائی اور صلاحیت درکار ہوگی۔

بقیہ: پریس کانفرنس

اور پھر وفد نے پاکستان پہنچتے ہی وقت ضائع کئے بغیر ان شعبوں میں کام شروع کردیا۔ ازبکستان کے شہر تاشقند میں پہلے مرحلے میں پانچ لاکھ قرآن مجید کی طباعت کا کام شروع کروادیا گیا اقراء روضۃ الاطفال نے ایک قرآنی تعلیم کے مرکز کے قیام کے لئے زمین بھی ازبکستان میں حاصل کرلی۔ اور ان ازبک طلباء کی فہرست بھی موصول ہوچکی جنہیں جماعت اپنے خرچ سے پاکستان میں دینی تعلیم دلوائے گی۔

آج ازبکستان بلکہ پوری وسطی ایشیا کے وہ مسلمان جو اسلام کو صرف اتنا ہی جانتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں' وہ منتظر ہیں کہ کوئی آئے اور ہمیں ہمارے مذہب کے بارے میں بتائے۔ ہمیں اپنے مذہب کی تعلیم دے۔

یورپ اور وسطی ایشیا کے معاشرے میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ یورپ اسلام سے متنفر ہے وہ اسلام کی بات سننے کا روادار نہیں کیونکہ اسے پتہ ہے کہ اسلام اس تہذیب کو برداشت نہیں کرتا جس پر وہ چل رہے ہیں۔ اور وسطی ایشیاء والے بھی اسی تہذیب پر چل رہے ہیں لیکن وہ اسے ترک کرنے کے لئی تیار ہیں مگر جاکر صرف انہیں سمجھانے اور تعلیم اسلامی دینے کی ضرورت ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ پورے عالم اسلام کی بالعموم اور ایشیاء کے مسلمانوں کی بالخصوص یہ ذمہ داری اور فرض ہے' اگر ہم نے آج اپنے فریضے کو پورا کرنے کی فکر نہیں کی تو عین ممکن ہے کہ کل بروز محشر یہ ہمارا گریبان پکڑلیں۔

بنا بر آں میں اپنے قارئین کو دعوت دیتا ہوں کہ اٹھئے آگے بڑھئے ازبکستان اور وسطی ایشیا کے مسلمانوں کی مذہبی خدمت کیجئے کیونکہ یہ ہمارا فرض بھی ہے اور ان کا قرض بھی جو ہمیں ادا کرنا ہے......وہ ہمارے منتظر ہیں۔

بقیہ: اصلاح امت

حضرت لوطؑ نے مہمان کی رسوائی کو اپنی رسوائی اور ان کی بے عزتی کو اپنی بے عزتی فرمائی۔

۱۳۔ تین دن تک خوب اہتمام کے ساتھ مہمان نوازی کی جائے اگر بعد میں اہتمام نہ رہ سکے تو کوئی مضائقہ نہیں جیسے کہ بخاری ومسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے الضیافۃ ثلاثۃ ایام فما بعد ذالک فھو لہ صدقۃ کہ مہمان نوازی تین دن تک ہے۔ اس کے بعد میزبان جو کرے گا وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔

۱۴۔ مہمان سے اپنے حق میں خیر و برکت کی دعا کروانے خاص کر کے اگر مہمان متقی ودیندار ہو جیسے کہ عبداللہؓ بن ... کی روایت میں آتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور کچھ کھجوریں کھائیں اور کچھ پینے کی چیز نوش فرمائی واپسی پر میرے والد نے دعا کی درخواست کی تو آپ نے یہ دعا فرمائی

اللّٰھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم اے اللہ تو نے ان کو جو رزق دیا ہے اس میں برکت دے ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔

۱۵۔ دسترخوان پر خورد ونوش کا سامان اور برتن وغیرہ مہمانوں سے مقدار میں زیادہ رکھے کہ مزید اور بھی کوئی آجائے تو تکلیف نہ ہو۔

۱۶۔ مہمان کی خاطر اگر تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو خود تکلیف اٹھاکر مہمان کو آرام پہنچایا جائے۔ جیسے کہ آپؐ کے مہمان کو ایک انصاری صحابیؓ اپنے گھر لے گئے اور کھانا کم ہونے کی وجہ سے بچوں کو بہلاکر سلادیا اور چراغ کو بجھاکر مہمان کے ساتھ بیٹھ کر منہ چلاتے رہے تاکہ مہمان کو محسوس نہ ہو کہ ہم کھانا نہیں کھا رہے مہمان نے تو پیٹ بھرلیا اور گھر والوں نے ساری رات فاقے سے گزاری صبح کو جب یہ صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ رات کا اپنے مہمان کے ساتھ حسن سلوک خدا کو بہت پسند آیا۔ (بخاری ومسلم)

۱۷۔ مہمان کی خدمت کرنے کو اپنے لیے سعادت سمجھی جائے جیسے کہ جب امام شافعی امام مالک کے ہاں مہمان بنے رات کو امام شافعی سوئے صبح کے وقت امام مالک نے بہت ہی آرام وشفقت کے ساتھ آواز دی خدا رحم کرے نماز کا وقت ہوگیا ہے امام شافعی جلدی سے اٹھے دیکھا کہ امام مالک کے ہاتھ میں پانی کا بھرا ہوا لوٹا ہے امام شافعی یہ دیکھ کر شرمسار ہوگئے تو امام مالک نے فرمایا کہ تم خیال نہ کرو مہمان کی خدمت تو کرنا ہی چاہیے

۱۸۔ مہمان کو واپسی پہ دروازے تک چھوڑنے جانے یہ آپ کی سنت میں سے ہے۔

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.